ماہنامہ **نعت** لاہور

استغاثے

ماہنامہ نعت لاہور

جلد ۸ فروری [illegible]ء شمارہ ۲

استغاثے

قیمت ۱۵ روپے (فی شمارہ)
۱۶۰ روپے (زرِ سالانہ)
عرب ممالک کے لیے: ۱۰۰ ریال

پرنٹر: حاجی محمد نعیم کھوکھر۔ جیم پرنٹرز۔ لاہور

پبلشر: راجا رشید محمود

کمپیوٹر کمپوزنگ: نعت کمپوزنگ سنٹر

خطاط: منظر رقم

بائنڈر: خلیفہ عبدالمجید، بک بائنڈنگ ہاؤس، ۳۸۔ اردو بازار۔ لاہور

اظہر منزل۔ مسجد سٹریٹ نمبر ۵۔ نیو شالامار کالونی۔ ملتان روڈ

لاہور (پاکستان) پوسٹ کوڈ ۵۴۵۰۰ فون ۷۴۶۳۶۸۴

بسم اللّٰہ تعالیٰ

دُکھ آئے گا تو سُکھ کی تلاش ہوگی

پریشانی ہوگی تو اس کا علاج سوچا جائے گا

مصائب گھیریں گے تو اس گھیرے کو توڑنے کی سعی ضروری ہے

آلام معانقے کو لپکیں گے تو طمانیت سے مصافحے کی خواہش اُبھرے گی

جور و استبداد کا شکنجہ غالب ہو جائے تو حصارِ امن کی تلاش لابدی ہے

مُشکل پڑے گی تو اس ہستی کی طرف دوڑیں گے جس سے مُشکل کا حل مل سکتا ہے

بات فرد کی ہو یا قوم کی، ذکر ملک کا ہو یا دوسرے برادر ممالک کا، حالت گروہ کی ہو یا مسلک کی، نسل کالی ہو سپید ہو یا سانولی، پہناوا اِس طرح کا ہو یا اُس طرح کا، رہن سہن کتنا ہی مختلف کیوں نہ ہو، مُسلم یہاں کا ہو یا وہاں کا — انفرادی اعتبار سے بھی اور اجتماعی حیثیت میں بھی — ہم سب اضطراب و کرب کا شکار ہیں، پریشانیوں کا ہدف ہیں

باعث اِس کا، ہماری غفلتیں بھی ہیں، ناکردہ کاریاں بھی، معصیت شعاری بھی ہے نا اہلی بھی، مفادات کی اسیری بھی ہے، دُنیوی آقاؤں کی خوشنودی کی تمنّا بھی، طلبِ زر بھی ہے، فرقہ واریت بھی

ہمیں اِن خود کردہ لاعلاج امراض کی ہمہ جہتی نے مار رکھا ہے۔ ہم اپنی ہی جانوں پر ظلم کرنے، ظلم کرتے رہنے والے ظالم ہیں۔ لیکن ایسی کیسی صورتِ حال میں ہمارے لیے "مفر مقر" صرف درِ مصطفیٰ (علیہ التحیۃ والثناء) ہے کہ جاءُوكَ کا اُلوہی ارشاد ہمارا راہنما ہے

آقا حضور صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمْ! ہم آپ سے استمداد کے طالب ہیں
أُنْظُرْ حَالَنَا! إِسْمَعْ قَالَنَا۔ سَهِّلْ لَنَا أَشْكَالَنَا!!

فہرست

جس سے حاصل ہو ہمیں راحتِ دین و دنیا
جس سے مل جائے ہمیں عظمتِ دین و دنیا
جس سے ہاتھ آئے ہمیں دولتِ دین و دنیا
"جس کی تاثیر سے ہو عزتِ دین و دنیا
ہائے اے شافعِ محشر ﷺ وہ دُعا کون سی ہے"

فرقہ بندی سے کہیں ہم پہ ہے ذلت طاری
قوم بدنام ہوئی، لُٹ گئی دولت ساری
روز جھگڑے ہیں نئے، پھر بھی ہے غفلت طاری
"جس کی تاثیر سے یک جان ہو امت ساری
ہاں بتا دے ہمیں وہ طرزِ وفا کون سی ہے"

جس کی ہر بوند میں توقیر ہو یک رنگی کی
جس کے ہر رنگ میں تصویر ہو یک رنگی کی
جس کے ہر دور میں تشہیر ہو یک رنگی کی
"جس کے ہر قطرہ میں تاثیر ہو یک رنگی کی
ہاں بتا دے وہ مئے ہوش رُبا کون سی ہے"

قوم کی اگلی وہ تصویر نہیں ہے باقی
قوم کی پہلی وہ توقیر نہیں ہے باقی
اپنے امکان میں تدبیر نہیں ہے باقی
"اپنی فریاد میں تاثیر نہیں ہے باقی
جس سے دل قوم کا پگھلے وہ صدا کون سی ہے"

کوئی حشمت کا ہے خواہاں تو حکومت پہ نظر
اپنی حالت تو زمانہ میں ہے کچھ نوعِ دگر
کچھ نہیں رکھتے، فقط رکھتے ہیں ہم دردِ جگر
"سب کو دولت کا بھروسا ہے زمانہ میں مگر
اپنی امید یہاں تیرے سوا کون سی ہے"

خوف ہے فصلِ خزاں کا کبھی طوفاں کا ہے غم
ہے اثر بادِ مخالف کا جہاں میں ہر دم
ابر غفلت کا ہے چھایا ہُوا ہر سُو پیہم
"اپنی کھیتی ہے اجڑ جانے کو اے ابرِ کرم
تجھ کو یاں کھینچ کے لائے، وہ ہَوا کون سی ہے"

راہ گم کردہ کو دکھلائی ہے منزل تو نے
اور آسان بنا دی ہے یہ مشکل تو نے
شکر ہے تیرا، بتا دی ہے یہ منزل تو نے
"تیرے قرباں کہ دکھا دی ہے یہ محفل تو نے
میں نے پوچھا جو اخوت کی بِنا کون سی ہے"

جامِ وحدت کا پرستار بنا دے سب کو
مئے توحید کا میخوار بنا دے سب کو
اخترِ خستہ سا سرشار بنا دے سب کو
"راہ اس محفلِ رنگیں کی دکھا دے سب کو
اور اس بزم کا دیوانہ بنا دے سب کو"

نظم "فریادِ اُمّت" از حکیم الاُمّت علامہ محمد اقبالؒ
تضمین بصورتِ مخمس از علی اختر حیدر آبادی

آفات و مصائب نے لگایا ہے وہ پھیرا
ہر سمت ہے اِس وقت اندھیرا ہی اندھیرا
کب ہو گا تری امتِ عاصی کا سویرا
اس ظلمتِ غم نے تو عجب حال کیا ہے
اے رحمتِ کونین ﷺ مدد! وقتِ عطا ہے

کیا عرض کروں آہ مسلمانوں کی حالت
اے شمعِ نبوت ترے پروانوں کی حالت
ہے دشتِ مصیبت میں یہ دیوانوں کی حالت
ہر گام پہ محرومیٔ الطافِ خدا ہے
اے رحمتِ کونین ﷺ مدد! وقتِ عطا ہے

اسلام کی حالت تجھے معلوم ہے آقا
مسلم ہے کہ اس عہد کا مظلوم ہے آقا
ہر بندہ معصوم بھی مغموم ہے آقا
واللہ کہ ہر جان گرفتارِ بلا ہے
اے رحمتِ کونین ﷺ مدد! وقتِ عطا ہے

کیا جنگ ہے سرمایہ و افلاس کے مابین
وہ ظلم ہوئے ہم پہ کہ تھرّا اٹھے ہیں کونین
لیکن ترے عُشّاق کہاں ہوتے ہیں بے چین
امت تری ہر حال میں راضی بہ رضا ہے
اے رحمتِ کونین ﷺ مدد! وقتِ عطا ہے

اسلام کی عظمت کے نگہبان کہاں ہیں
وہ تیرے زمانے کے مسلمان کہاں ہیں
یوں کہنے کو انسان ہیں، انسان کہاں ہیں
اب تیرے غلاموں کا بہت حال بُرا ہے
اے رحمتِ کونین ﷺ مدد! وقتِ عطا ہے

صد شُکر تری یاد رگِ جاں کے قریں ہے
دُنیا کا یہ حاصل ہے، یہی حاصلِ دیں ہے
مانوس ترے در سے فقط میری جبیں ہے
مطلوب ترے شاؔد کو کیا تیرے سوا ہے
اے رحمتِ کونین ﷺ مدد! وقتِ عطا ہے

ابوالکلام شاؔد زیبائی بنگلوری

شہِ دو جہاں ﷺ، ساقیِ حوضِ کوثر
زمانہ میں برپا ہے ہنگامِ محشر
بڑا روح فرسا ہے یہ سارا منظر
تحمّل شکن ہے مِرا ذوقِ مضطر
لرزتے ہیں آنسو، جگر کانپتا ہے

نہ کیفِ مسلسل، نہ سوزِ شبانہ
ہے شعلوں کی زد میں مِرا آشیانہ
عجب کشمکش میں ہے سارا زمانہ
دلِ مضطرب ہے غموں کا نشانہ
یہ وقتِ مدد اے شہِ انبیاء ﷺ ہے

کبھی تھے جو سرکوبِ شاہانِ کسریٰ
انھی کی ہے خطرے میں ناموسِ آبا
وہ جن کے عزائم کی قائل ہے دُنیا
انھی پر ہے چھایا ہوا خوفِ اعدا
چراغِ حیات اب بجھا چاہتا ہے

پریشاں ہیں عالم میں اوسان والے
ہوئے تختۂ مشق ایمان والے
کہاں جائیں آقا ! یہ قرآن والے
بہت مضطرب ہیں یہ عرفان والے
مسلماں کے سر پر ہجومِ بلا ہے

رضوانؔ

شافعِ حشر ہے یا شاہؐ فقط آپ کی ذات
آپ کا وصف ہو کس منہ سے پھر اے نیک صفات
میری عزت ہے شہا حشر کی دن آپ کی ہات
غضبِ پُرسشِ اعمال سے مل جائے نجات
اپنے افعال سے شرمندہ و نادِم ہوں میں
تیری درگاہِ فلک جاہ کا خادِم ہوں میں

آپ پر کچھ نہیں پنہاں ہے مِرا حال سقیم
خنجرِ ہجر سے یا شاہؐ مِرا دل ہے دو نیم
اس جگہ رہنے میں لاحق ہیں ہر اک طوَر کے بیم
ہے یہ اُمّید کہ ہُوں روضۂ اقدس پہ مقیم
اب وہیں زیست ثنا خواں کی بسر ہو جائے
شامِ عمر اپنی اسی جا پہ سحر ہو جائے

جھاڑوں پلکوں سے وہاں صحنِ مقدّس کی زمیں
کبھی خوش ہو کے بصد شوق رکھوں در پہ جبیں
دُوریٔ روضۂ پُرنور سے آرام نہیں
صدمۂ ہجر سے گھبراتی ہے اب جانِ حزیں
اے مسیحا مِرے اِس درد کا درماں ہو جائے
روضۂ پاک پہ قیصرؔ وہیں قرباں ہو جائے

محمد امین الدین قیصرؔ یحیائی

چھیڑ اے جذبۂ دل، نغمۂ مستانِ حجاز
خضر بن اے کششِ شوقِ فراوانِ حجاز
لے چل اے جوشِ جنوں سُوئے بیابانِ حجاز
چل کے پلکوں سے چُنوں خارِ بیابانِ حجاز
گنبدِ سبز کا ہو جائے طواف آنکھوں سے
پُتلیاں چُوم لیں روضے کا غلاف آنکھوں سے

اس سے نالہ کروں، صدقے دلِ نالاں جس پر
اس سے شکوہ کروں، فریاد بھی نازاں جس پر
ناز اس پر ہے کہ کونین ہے قرباں جس پر
اس پہ قرباں ہوں، قربان دل و جاں جس پر
دل یہ کہتا ہے کہ ہر درد کا درماں ہے وہی
جان کہتی ہے علاجِ غمِ جاناں ہے وہی

بڑھ کے اے دردِ دروں! طالبِ درماں ہو جا
جل کے اے داغِ جگر شمعِ شبستاں ہو جا
مرحبا دیدۂ پُرنم گہر افشاں ہو جا
حَبّذا اشکِ رواں، قطرے سے طوفاں ہو جا
وسیلِ گریہ میں سمندر کی روانی ہو جائے
گھل کے پتھر کا کلیجا ہو تو پانی ہو جائے

●●●

ساقی روزِ جزا چشمۂ کوثر والے
رحم بر تشنہ لباں شیشہ و ساغر والے
سب ہیں جاہ و حشم و افسر و کشور والے
حیف کہلائیں جو محتاج پیمبرؐ والے
نامِ مسلم سے جو دولت کا نگیں ہے خالی
تیری رفعت کا خزانہ تو نہیں ہے خالی

التجا سُن لے غریبوں کی دعا بھی سن لے
گریہ و زاری و الحاح و بُکا بھی سن لے
تو جو سُن لے مِری فریاد، خدا بھی سن لے
اک فقیرانہ صدا اس کے سوا بھی سن لے
خیر خُم کی ترے مولاؐ مِرا پیالہ بھر دے
بھر دے بھر دے مِرے کشکول کو داتاؐ بھر دے

کہوں کس مُنہ سے کہ سرکارؐ میں کیا لایا ہوں
نذر کو محضرِ خونِ شہدا لایا ہوں
پارہ ہائے دلِ صد چاک اٹھا لایا ہوں
پھول بکھرے ہوئے کانٹوں میں لگا لایا ہوں
آپؐ ہی جب نہ سُنیں، کون ہے سننے والا
کون ان پھولوں سے کانٹوں کا ہے چُننے والا

سید باقر حسین بیکل لکھنوی

▲▲▲

داد منظور نہیں، قابلِ بے داد ہوں میں
خوگرِ داد ہوں، آزردۂ اُفتاد ہوں میں
اپنی ملّت کے لئے خستہ و ناشاد ہوں میں
اک بڑی ذات سے آمادۂ فریاد ہوں میں
وہ جسے دردِ محبت کی دوا کہتے ہیں
ہاں خدا تو نہیں، محبوبِ خدا کہتے ہیں

لے چل اے حسرتِ دیرینہ، مجھے سُوئے حجاز
تنگ ہے گرمیٔ سودا سے سرِ عجز و نیاز
ہوں نمایاں مِری واماندگیوں سے اعجاز
چاہِ زمزم پہ وضو ہو تو مدینے میں نماز
ناتوانی سے ہوں میں رشتۂ دامانِ چمن
لے اڑے ساتھ مجھے بُوئے پریشانِ چمن

وہی کافر ہیں، وہی ان کی سیہ کاری ہے
وہی مرتد ہیں، وہی شغلِ گنہگاری ہے
وہی اغیار، وہی شیوۂ اغیاری ہے
وہی ہم ہیں، وہی ذلّت ہے، وہی خواری ہے
وہی دنیا ہے، وہی طعن کی بوچھاریں ہیں
سرِ اسلام ہے، اور کفر کی تلواریں ہیں

چمرخ کچھ دُور نہ تھا، آہِ رسا سے پہلے
عرش چھُو لیتے تھے ہم دستِ دعا سے پہلے
کر چکو شکوۂ ادبار خدا سے پہلے
یہ سُنا تھا کہ وہ سنتا ہے صدا سے پہلے
لیکن اس نے بھی کبھی گریہ و زاری نہ سنی
اور پھر کس کی سُنے گا جو ہماری نہ سنی؟

پہلے ہم صاحبِ اورنگ تھے اور مالکِ تاج
آہ! اک نانِ جویں کے لئے بیتاب ہیں آج
نہ حکومت ہے، نہ دولت ہے، نہ ثروت ہے آج
اس سے پہلے تو نہ تھے ہم کبھی ایسے محتاج
گوہر و لعل سے مملُو تھا خزانہ اپنا
ہائے وہ دن کہ موافق تھا زمانہ اپنا

لِلّٰہِ الحَمد مَیں جس در کا گدا زادہ ہوں
باادب اس درِ دربار پر استادہ ہوں
پستیٔ قسمتِ بد سے بسر افتادہ ہوں
یوں شکستِ لبِ خاموش پہ آمادہ ہوں
آج فریادیٔ مظلومیٔ امت ہوں مَیں
نغمۂ عیش نہیں، سازِ مصیبت ہوں مَیں

سیمابؔ اکبر آبادی

بینواؤں بیکسوں کی آہ و زاری دیکھئے
خلق کے راندے ہوؤں کی اشکباری دیکھئے
ہے بلائے یاس و حرماں ہم پہ طاری دیکھئے
دیکھئے بہرِ خدا حالت ہماری دیکھئے
داستانِ درد دل سنئے غریبوں سے ذرا
ہو عنایت ان کو صبر و شکرِ پیہم کا صلہ

دولتِ اسلام سے خالی ہے دامن اپنا آج
مارے مارے پھر رہے ہیں وارثانِ تخت و تاج
یا عقیدت کا کبھی لیتے تھے غیروں سے خراج
یا یہ عالم ہے کہ ہیں اب بندۂ رسم و رواج
چھوڑ کر راہِ حقیقت راہِ باطل ہم نے لی
ہو گیا نظروں سے گم جس سے طریقِ آگہی

دل میں اب جذبِ وفا اور جوشِ ایمانی نہیں
یعنی عشقِ دینِ قیمّ کی فراوانی نہیں
فرق پر بارِ گنہ ہے، تاجِ سلطانی نہیں
ظلمتِ عصیاں سے دل میں نورِ یزدانی نہیں
امتِ مرحوم کی حالت بہت ناشاد ہے
جس کو دعویٰ تھا جہانبانی کا، وہ برباد ہے

کھو دیا ہے جس کو ہم نے، دیں کی وہ دولت ملے
یا شہِ ہر دوسرا ﷺ عزّت ملے، وقعت ملے
آپ کے در سے ہمیں کونین کی عظمت ملے
بدرِ کامل کی طرح گھٹ کر بڑھیں، رفعت ملے
آسمانِ جاہ پر چمکے ستارا اوج کا
عرش تک پہنچے کسی صورت کنارا اوج کا

مشغلہ تعلیمِ دیں کا پھر ہمیں مرغوب ہو
ہم کو دنیا سے زیادہ آخرت مطلوب ہو
کچھ نہ ہوں مسلم ہوں ہم، نسبت یہی منسوب ہو
آپ ﷺ کا نامِ مبارک الغرض محبوب ہو
مال و دولت کیا اگر سو جان ہوں، قربان کریں
اس طرح نامِ خدا مضبوط ہم ایماں کریں

تابشِ خورشیدِ ایمانی سے دل ہوں جلوہ گر
عالمِ امکاں میں آئے حُسنِ وحدت کا نظر
نعرۂ تکبیر میں ہو جائے پہلا سا اثر
تابعِ فرماں ہو عالم، ہم نظر ڈالیں جدھر
حاملِ قرآن و سُنّت ہو مسلماں کا وجود
اس کی پیشانی رہے شام و سحر وقفِ سجود

صدرالدین احمد صدرؔ

کیجیے شکوہ کہاں تک گردشِ ایّام کا
حال ابتر ہے بہت ہی ملّتِ اسلام کا
مطمئن ہو جب نہ دل، جینا ہے پھر کس کام کا
مرتکب مسلم ہے ہر کارِ غلط انجام کا
خوف ہے دل میں خدا کا اور نہ اس کی یاد ہے
وقت ہے امداد کا یا مصطفیٰ ﷺ فریاد ہے

حالِ دل کس سے کہیں اپنا سنائیں کس کو غم
خود کئے کی ہے سزا جو پا رہے ہیں آج ہم
واسطہ حسنینؓ کا اب کیجئے لطف و کرم
ہے سفر دشوار، منزل دور، لرزیدہ قدم
رہروانِ راہِ ملت کے لئے افتاد ہے
وقت ہے امداد کا یا مصطفیٰ ﷺ فریاد ہے

پھر رہے ہیں ٹھوکریں کھاتے ہوئے در در غریب
ظلم کے مارے ہوئے افتاں و خیزاں بدنصیب
بیکسوں پر ہیں مسلط ہائے آثارِ مہیب
ایسے بیمارانِ غم کے آپ ہی تو ہیں طبیب
یہ مہذب دور ہے اور اس کی یہ روداد ہے
وقت ہے امداد کا یا مصطفیٰ ﷺ فریاد ہے

غیر تو پھر غیر ہیں اپنے نہیں اپنے رفیق
بھائی بھائی لڑ ہے ہیں، ایسا بدلا ہے طریق
کوئی بھی تو اب نظر آتا نہیں ہم میں خلیق
جب زبوں حالی ہو ایسی، کون پھر کس کا شفیق
سچ تو یہ ہے دینِ حق پر غلبۂ الحاد ہے
وقت ہے امداد کا یا مصطفیٰ ﷺ فریاد ہے

خود نمائی بے حجابی اک وبا ہے آج کل
پھر رہی ہیں عورتیں مردوں کے ہمراہ بے محل
یہ حقیقت ہے کہ ہم سے آ گیا دین میں خلل
مبتلائے کارِ عصیاں ہیں، نہیں اچھا عمل
بھول بیٹھے ہم اسے جو آپ کا ارشاد ہے
وقت ہے امداد کا یا مصطفیٰ ﷺ فریاد ہے

اہلِ دل مجبور ہیں چلتا نہیں ہے ان کا بس
بڑھ گئی ہے خود غرض افراد کی حرص و ہوس
اہلِ زر پھرتے ہیں دوڑاتے ہوئے اپنے فرس
حق پرستوں کو نہیں حاصل یہاں کچھ دسترس
حیلہ فن آزاد ہیں تو قوم کب آزاد ہے
وقت ہے امداد کا یا مصطفیٰ ﷺ فریاد ہے

صدر الدین احمد صدرؔ

□

**

بلبلوں کے لب پہ ہے نغمہ سرائی آپ ﷺ کی
ساری دنیا ہو گئی دل سے فدائی آپ ﷺ کی
محفل دنیا میں ہے جلوہ نمائی آپ ﷺ کی
ہیں خدا کے آپ ﷺ اور ساری خدائی آپ ﷺ کی
بن کے آئے دو جہاں میں رحمتِ پروردگار
بے سہاروں کا سہارا، بے قراروں کا قرار

آج کل شیرازۂ ملت ہے درہم یا رسول ﷺ
ہے نگاہِ دہر خدّاموں سے برہم یا رسول ﷺ
اپنے دل میں کس قدر ہیں رنج اور غم یا رسول ﷺ
اپنا دُکھڑا کس سے اب جا کر کہیں ہم یا رسول ﷺ
سُوئے امت چشمِ رحمت یا نبی ﷺ فرمایئے
پھر سرِ فاراں سے نورِ ایزدی چمکایئے

ہو عطا ہم کو بھی صدیقی صداقت یا نبی ﷺ
ہو عطا ہم کو بھی فاروقی جلالت یا نبی ﷺ
ہو عطا ہم کو بھی عثمانی شرافت یا نبی ﷺ
ہو عطا ہم کو بھی حیدرؓ کی شجاعت یا نبی ﷺ
پرچمِ اسلام گھر گھر پھر سے لہرانے لگے
ہر طرف توحید کا چرچا نظر آنے لگے

شاد بیکانیری

الغیاث اے مصطفیٰ، محبوبِ ربُّ العالمیں ﷺ
الغیاث اے رحمتِ عالم، امامُ المرسلیں ﷺ
الغیاث اے صاحبِ لولاک اے سلطانِ دیں ﷺ
الغیاث اے عرش کے نوشاہ، اے جنّت مکیں ﷺ

الغیاث اے چارہ سازِ درد منداں الغیاث
الغیاث، اے دستگیرِ ما غریباں الغیاث
الغیاث اے تاجدارِ اہلِ ایماں الغیاث
الغیاث، اے نوبہارِ باغِ رضواں الغیاث

آپ سے اے خسروِ کون و مکاں ﷺ فریاد ہے
آپ سے اے تاجدارِ دو جہاں ﷺ فریاد ہے
آپ سے اے دستگیرِ بے کساں ﷺ فریاد ہے
آپ سے اے مونسِ اہلِ فغاں ﷺ فریاد ہے

ہیں گرفتارِ بلا، شاہا! مسلماں آج کل
یورشِ باطل سے ہے امت پریشاں آج کل
ہیں مخالف ہر طرف خنجر بداماں آج کل
مائلِ فتنہ گری ہیں فتنہ ساماں آج کل

مضطرب اس دورِ بد میں ہے خدائی یا رسول ﷺ
وقفِ آہ و نالہ ہیں ہر دم فدائی یا رسول ﷺ
سنئے اب للہ امت کی دہائی یا رسول ﷺ
بیکسوں کی کیجئے مُشکل کشائی یا رسول ﷺ

قدرِ دینِ پاک اسلامی ممالک میں نہیں
خود ہی مسلم حکمراں ہیں مائلِ توہینِ دیں
ہر قلمرو مغربی قانون کی ہے خوشہ چیں
الغرض برباد ہے مسلم کی مٹّی ہر کہیں

نام پر اسلام کے اسلام سے ہے انحراف
ہر عمل حُکّام کا ہے ملتِ حق کے خلاف
خود نما، کرسی نشیں ہیں مائلِ لاف و گزاف
ان کی بداعمالیاں اللہ فرمائے معاف

یا رسولِ دوسرا ﷺ فریاد ہے، فریاد ہے
یا محمدُ مصطفیٰ ﷺ فریاد ہے، فریاد ہے
حضرتِ خیر الوریٰ ﷺ، فریاد ہے، فریاد ہے
سنئے محبوبِ خدا ﷺ، فریاد ہے، فریاد ہے

مُسلمِ ناکام کی اصلاح اب فرمائیے
حالِ امت پر کرم محبوبِ رب ﷺ فرمائیے
جس قدر ہیں عیب ہم میں، دور سب فرمائیے
رحم للہ ہم پہ یا شاہِ عرب ﷺ فرمائیے

ضیاؔء القادری بدایونی

ہر شخص ہے حیران و پریشان و دل افگار
موجیں ہیں بلاخیز، قیامت کا ہے منجدھار
ماحول موافق ہے نہ قابو میں ہے پتوار
امت کا سفینہ ہے مصائب میں گرفتار
یا سیدِ الابرار ﷺ

مرغانِ چمن اور ہوں بیزار چمن سے
ابنائے وطن اور نہ الفت ہو وطن سے
یہ سوچ کے ہوتی ہے جدا روح بدن سے
اسلام کے فرزند ہوں اسلام کے غدار
یا سیدِ الابرار ﷺ

عقبیٰ کی کوئی فکر نہ ہے خوفِ مکافات
گمراہی نے ڈالے ہیں نگاہوں پہ حجابات
تھا نور جہاں صبح کا، چھائی ہے وہاں رات
دیتی ہے تباہی کا پتا وقت کی رفتار
یا سیدِ الابرار ﷺ

سید مسعود حسن شہاب دہلوی
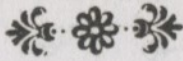
انسانیت پھر اپنے ہتھیاروں سے خود بسمل ہوئی — پھر زندگی مشکل ہوئی
قوموں میں پھر ابھرے ہیں جذباتِ عناد و بغض و کیں — اے رحمت للعالمیں ﷺ
یہ انقلاب دم بہ دم اور محوِ خواب اہلِ حرم — غافلِ عرب، غافلِ عجم
باطل کے ہنگاموں کا شور اور اہلِ حق خلوت گزیں — اے رحمت للعالمیں ﷺ
ملت جو بے ترتیب و بے تنظیم و بے شیرازہ ہے — غفلت کا یہ خمیازہ ہے
روز ایک زخم تازہ ہے، ہر داغ کہنہ کے قریں — اے رحمت للعالمیں ﷺ
قصہ فلسطین کا بھی ہے، کشمیر کا بھی ذکر ہے — دونوں کی از حد فکر ہے
ہے اس سے دنیا کے مسلمانوں کا دل اندوہ گیں — اے رحمت للعالمیں ﷺ
بارے تری امت میں پھر آثار بیداری کے ہیں — انداز ہشیاری کے ہیں
جنبش سی ہے اک ساحل بربر سے تا اقصائے چیں — اے رحمت للعالمیں ﷺ
اک بار پھر امت تری آئے قدیمی شان پر — کر کے عمل قرآن پر
غالب ہو کل ادیان پر اک بار پھر دین مبیں — اے رحمت للعالمیں ﷺ
تیرے غلاموں کو یہ پاکستان کی نعمت ملی — برکت سے تیرے نام کی
گہوارۂ اسلام بھی بن جائے اب یہ سرزمیں — اے رحمت للعالمیں ﷺ

اسعد ملتانی

ہو گئی خوار و زبوں آپ کی امت آقا ﷺ
اس کے حالات ہیں آئینۂ عبرت آقا ﷺ

وہ کہ تھی سر بسر اخلاق و مروّت آقا ﷺ
وہ کہ تھی پیکرِ احسان و عدالت آقا ﷺ

وہ کہ تھی راہبرِ جادۂ علم و دانش
وہ کہ تھی مشعلِ تہذیب و ثقافت آقا ﷺ

وہ کہ اک سیسہ پلائی ہوئی دیوار تھی کل
آج بھولی ہے وہ مفہومِ اخوت آقا ﷺ

جس کے اقبال پہ حیران تھے اہلِ عالم
اب اک ادبار ہے اس قوم کی قسمت آقا ﷺ

وہ جو اسلاف کی میراثِ گراں مایہ تھی
اب نہ باقی وہ حمیت، نہ وہ غیرت آقا ﷺ

اب نہ سینوں میں وہ ایماں کی حرارت باقی
اب نہ وہ جوش، نہ وہ شانِ عزیمت آقا ﷺ

تختِ کیخسرو و جم جس نے الٹ ڈالے تھے
قابلِ رحم ہے اس قوم کی حالت آقا ﷺ

جس سے لرزیدہ تھے شاہانِ جہاں کے ایواں
ایک افسانۂ ماضی ہے وہ صولت آقا ﷺ

علم و حکمت کے جواہر جو لُٹاتی تھی کبھی
اب ہے پابستۂ اوہام و جہالت آقا ﷺ

کہیں محکومِ ستم ہے، کہیں مجبور و حزیں
نہ تجمّل، نہ تدبّر، نہ سیاست آقا ﷺ

چاردیواری ہے محفوظ، نہ چادر کا بھرم
منہ چھپائے ہوئے پھرتی ہے شرافت آقا ﷺ

اس کا کردار ہے اب غیر کی دریوزہ گری
عام دنیا میں تھی کل جس کی سخاوت آقا ﷺ

طاق پر سبز غلافوں میں سجا ہے قرآں
اس کے پڑھنے کی نہ ہو جیسے ضرورت آقا ﷺ

کچھ جو پڑھتے ہیں، نہیں ان کو معانی سے غرض
حسنِ قرأت ہے نہ وہ روحِ تلاوت آقا ﷺ

علما قوم کے، توفیقِ عمل سے محروم
کھیل الفاظ کا ہے ان کی خطابت آقا ﷺ

اہلِ تفسیر نے تلمود کو یوں اپنایا
ہو گئی محوِ روایات — حقیقت آقا ﷺ

فلسفی، منطقِ یونان کے ہیں گرویدہ
بس یہی ان کی ہے معراجِ بصیرت آقا ﷺ

ان کے نزدیک "مقالاتِ فلاطوں" سب کچھ
اور "بوطیقا" ہے اک مخزنِ حکمت آقا ﷺ

جن کے ذہنوں پہ مسلّط ہیں علومِ مغرب
دیں کی تعلیم سے ان کو نہیں نسبت آقا ﷺ

کچھ فرائڈ کے پجاری ہیں تو کچھ ہیگل کے
اپنی کچھ سوچ، نہ کچھ فہم و فراست آقا ﷺ

مارکس کے فلسفۂ مادّہ پرستی کے اسیر
"دس کیپیٹیا" ہی سے لیتے ہیں ہدایت آقا

کچھ پرستار ہیں امریکی نظامِ زر کے
ان کے نزدیک ہے یہ روحِ معیشت آقا ﷺ

اہلِ سرمایہ و زر، حرص و ہوا کے بندے
ہے خدا ان کے لئے دولت و ثروت آقا ﷺ

ایک افراط ادھر ہے تو ہے تفریط ادھر
دونوں جانب نہیں ادراکِ حقیقت آقا ﷺ

سنگِ خارا کے لئے جیسے ہو ضربِ کمخواب
بے اثر ان کے دلوں پر ہے نصیحت آقا ﷺ

اختلافاتِ عقائد پہ ہے باہم تکرار
پارہ پارہ ہوئی جمعیّتِ ملّت آقا ﷺ

قوم کے حال پہ جو آنکھ سے بہہ نکلے ہیں
یہی آنسو تو ہیں اب میری بضاعت آقا ﷺ

اس کے بگڑے ہوئے حالات سنور سکتے ہیں
ہو اگر آپ کی اک چشمِ عنایت آقا ﷺ

یزدانی جالندھری

▲▲▲

محبوبِ خدا ﷺ، رحمتِ کُل، ختمِ رُسُل ﷺ آپ
اے نورِ ہُدیٰ، صاحبِ اَسرارِ سُبُل ﷺ آپ

انسان سے ہو آپ کی کیا مدح سرائی
انسان کو توفیق کہاں ہے مِرے آقا ﷺ

وہ قادرِ مطلق کہ جو ہے آپ کا مدّاح
دراصل وہی مرتبہ داں ہے مِرے آقا ﷺ

یہ شعر ہیں اظہارِ پریشانیٔ خاطر
یہ اپنی خرابی کا بیاں ہے مِرے آقا ﷺ

لکھتے ہوئے کاغذ کا بدن ٹوٹ رہا ہے
احساسِ قلم نوحہ کناں ہے مِرے آقا ﷺ

حلقومِ عبارت میں ہیں چبھتے ہوئے کانٹے
سُوکھی ہوئی خامے کی زباں ہے مِرے آقا ﷺ

مہلک ہے خود اپنے ہی لیے اپنا وتیرہ
اپنا ہی عمل دشمنِ جاں ہے مِرے آقا ﷺ

بازارِ چمن میں نہیں سچائی کی خوشبو
اُجڑی ہوئی پھولوں کی دکاں ہے مِرے آقا ﷺ

بہہ جاتا ہے آنکھوں سے ہر امید کا انجام
ہر خواب کی تعبیر گراں ہے مِرے آقا ﷺ

اب اپنا سہارا بھی نہیں اپنے بدن کو
غیروں سے تو امید کہاں ہے مِرے آقا ﷺ

ہر شخص نئی سوچ نئی فکر کا خالق
ہر شخص ارسطوئے زماں ہے مرے آقا ﷺ

تخریب کو دے رکھا ہے تعمیر کا عنواں
سمجھے ہیں جسے سُود، زیاں ہے مرے آقا ﷺ

آج اپنا کوئی رنگ نہ تہذیب و تمدن
دھندلایا ہُوا نام و نشاں ہے مرے آقا ﷺ

اخلاق کا لفظ اپنے معانی سے ہے محروم
تعریفِ ادب، وہم و گماں ہے مرے آقا ﷺ

ہمسائے کے برتاؤ سے ہمسایہ ہے بیزار
سینوں میں تعصُّب کا دُھواں ہے مرے آقا ﷺ

"گفتار میں کردار میں اللہ کی برُہان"
وہ مومنِ اقبالؒ کہاں ہے مرے آقا ﷺ

طاری ہے ابھی تک وہی افسونِ فرنگی
منہ اپنا ہے غیروں کی زباں ہے مرے آقا ﷺ

مغرب کا ثنا خواں کوئی مشرق کا پرستار
اک حلقۂ افکار کہاں ہے مرے آقا ﷺ

جو عزّ و شرف طرّۂ آفاق تھا اپنا
وہ آج نصیبِ دگراں ہے مرے آقا ﷺ

بے رنگ عبادات ہیں بے روح نمازیں
وہ دین، وہ تعلیم کہاں ہے مرے آقا ﷺ

مفہومِ عبادت سے نہیں کوئی سروکار
ماتھے پہ تو سجدوں کا نشاں ہے مرے آقا ﷺ

کچھ خوفِ خدا ہے نہ توکّل نہ قناعت
محرومِ یقیں، صیدِ گماں ہے مرے آقا ﷺ

مغلوبِ ہوس کو ہے طلب دولت و زر کی
بردوشِ ہوا، اسپِ رواں ہے مرے آقا ﷺ

زردار کا ہر حکم ہے مفلس کا مقدر
یہ آپ کی تعلیم کہاں ہے مرے آقا ﷺ

"پیتے ہیں لہو، دیتے ہیں تعلیمِ مُساوات"
مظلوم کے ہونٹوں پہ فغاں ہے مرے آقا ﷺ

"کب ڈوبے گا سرمایہ پرستی کا سفینہ"
برباد غریبوں کا جہاں ہے مرے آقا ﷺ

ہر نعمتِ دنیا ہے مقدّر اُمرا کا
ذوقِ غُربا تشنہ دہاں ہے مرے آقا ﷺ

جو تیر نکلتا ہے، وہ آتا ہے اسی سمت
کس جبر کے ہاتھوں میں کماں ہے مرے آقا ﷺ

پوشیدہ زمانے سے نہیں اپنی خرابی
سب صورتِ حالات عیاں ہے مرے آقا ﷺ

لرزش میں ہیں بام و در و دیوارِ شکستہ
ہلتی ہوئی بنیادِ مکاں ہے مرے آقا ﷺ

"اے خاصۂ خاصانِ رُسُل ﷺ وقتِ دعا ہے"
محبوبِ خدا، رحمتِ کل ﷺ وقتِ دعا ہے

رشید کامل (لاہور)

پُرکیف کس قدر غمِ پنہاں ہے اے حضور ﷺ
میرا یہی دفینۂ ایماں ہے اے حضور ﷺ

ہم آپ ﷺ کے مقام کو سمجھے نہیں، بجا
کب اپنے ہی وجود کا عرفاں ہے اے حضور ﷺ

امت پہ کتنی آج گراں ہو گئی حیات
ارزاں بہت ہی خونِ مسلماں ہے اے حضور ﷺ

احسان و عدل و امن کے نعروں کے باوجود
تہذیب ساری جنگ کا میداں ہے اے حضور ﷺ

ہر گوشے میں ہیں جال ہزاروں بچھے ہوئے
یہ آپ ہی کا اپنا گلستاں ہے اے حضور ﷺ

مجروح کتنی غیرتِ آدم ہے آج کل
مظلوم کتنی عظمتِ انساں ہے اے حضور ﷺ

کُچلے ہوئے سے کیوں ہیں خیالاتِ عرش گیر
سہما ہوا سا کیوں مرا ایماں ہے اے حضور ﷺ

جس کو نظر ملانے کی جرأت نہ مجھ سے تھی
زخموں پہ میرے آج وہ خنداں ہے اے حضور ﷺ

جذبات پھڑپھڑاتے ہیں پر ہائے بے بسی
یہ زندگی بھی کیا ہے، اک زنداں ہے اے حضور ﷺ

نعیمؔ صدیقی (لاہور)

دگرگوں ہو گئے احوالِ امت یا رسولَ اللہ ﷺ
نگاہِ مرحمت، چشمِ عنایت یا رسولَ اللہ ﷺ

نئی ہر دم ہے افتاد و مصیبت یا رسولَ اللہ ﷺ
بہ ہر ساعت ہے اک تازہ قیامت یا رسولَ اللہ ﷺ

پھنسے ہیں دامِ غم میں آپ کے یہ خانہ زاد ایسے
رہائی کی نہیں ہے کوئی صُورت یا رسولَ اللہ ﷺ

ہماری خانہ بربادی کا چرچا ہے زمانے میں
ہماری آپ فرمائیں حمایت یا رسولَ اللہ ﷺ

ہماری کَس مپُرسی کی نہیں ہے انتہا کوئی
ہماری آپ فرمائیں حمایت یا رسولَ اللہ ﷺ

کریں حق سے دعا، خود بھی توجّہ آپ فرمائیں
ہمارا ختم ہو یہ دورِ نکبت یا رسولَ اللہ ﷺ

دوبارہ آپ کے صدقے میں مل جائے غلاموں کو
گزشتہ شان و شوکت، رفتہ عظمت یا رسولَ اللہ ﷺ

یہ امت آپ کے دامانِ رحمت سے ہے وابستہ
نہیں کچھ کم یہ نسبت، یہ سعادت یا رسولَ اللہ ﷺ

خدا کے بعد اس کا آپ ہی واحد سہارا ہیں
سماعت کیجئے فریادِ امت یا رسولَ اللہ ﷺ

اسے تنہا نہ چھوڑیں کارزارِ حق و باطل میں
ترحّم یا رسولَ اللہ عنایت یا رسولَ اللہ ﷺ

ہمارا دُشمنِ جاں آج مشرق بھی ہے، مغرب بھی
نہیں کچھ کم ہماری خستہ حالت یا رسولَ اللہ ﷺ

کریں لطف و کرم سے کچھ زیادہ بہرہ یاب آقا
سلامت آپ کا دربارِ رحمت یا رسولَ اللہ ﷺ

یہ محتاجِ کرم ہے، دستگیری اس کی فرمائیں
رکھیں امت کے سر پر دستِ شفقت یا رسولَ اللہ ﷺ

غلاموں کی نظر ہے آپ کی بندہ نوازی پر
نہیں ہے اور کچھ کہنے کی ہمت یا رسولَ اللہ ﷺ

نوازش اے انیس و چارہ سازِ نوعِ انسانی
کرم "اے آمنہؓ کے لال! اے محبوبِ سبحانی"

طارق سلطانپوری (حسن ابدال)

خدارا جلد کیجے مہربانی یا رسولَ اللہ ﷺ
مصیبت بن گئی ہے زندگانی یا رسولَ اللہ ﷺ

ہُوا ہے انقلاب ایسا کہ گل بھی بن گئے کانٹے
عجب بدلا ہے رنگِ آسمانی یا رسولَ اللہ ﷺ

مسلمانوں کو پستی سے بلندی پھر میسر ہو
جو ان پر آپ کی ہو مہربانی یا رسولَ اللہ ﷺ

بزرگوں میں رہی شفقت نہ چھوٹوں میں محبت ہے
کچھ ایسا دور آیا ناگہانی یا رسولَ اللہ ﷺ

خدارا ناخدائے کشتیٔ عالم ﷺ خبر لیجے
کہ اونچا ہو چکا ہے سر سے پانی یا رسولَ اللہ ﷺ

زباں بھی تھک گئی اب تو کریں فریاد ہم کیوں کر
کہ حد سے بڑھ گئی ہے اب گرانی یا رسولَ اللہ ﷺ

بھلے ہیں یا بُرے لیکن تمہارے نام لیوا ہیں
بجز اس کے نہیں کوئی نشانی یا رسولَ اللہ ﷺ

سُنیں گے ہم غریبوں کی نہ اس دم بھی اگر مولا
سنائیں گے کسے ہم یہ کہانی یا رسولَ اللہ ﷺ

نہ دیکھیں گے ہمیں گر آپ اس دم چشمِ رحمت سے
رہے گی تلخ یونہی زندگانی یا رسولَ اللہ ﷺ

نہ فرمایا کرم گر آپ نے ہم پر تو پھر ہم کو
مٹا ڈالے گا جورِ آسمانی یا رسولَ اللہ ﷺ

ادھر اپنوں میں ضعف و ناتوانی ہو گئی پیدا
ادھر غیروں میں ہے جوشِ جوانی یا رسولَ اللہ ﷺ

کرم سے آپ کے امن و اماں کی باغِ عالم میں
بہار آئے بہارِ گلستانی یا رسولَ اللہ ﷺ

خدا جانے کہ کب ہو گا زمانے کو سکوں حاصل
رہے گی تا کجا ریشہ دوانی یا رسولَ اللہ ﷺ

نہ شب کو نیند آتی ہے نہ دن کو چین ملتا ہے
ہوئی ہے تلخ ایسی زندگانی یا رسولَ اللہ ﷺ

قاضی محمد فصیح الدین فصیحؔ

***

نظامِ دہر ہونے کو ہے برہم یا رسولَ اللہ ﷺ
دگرگوں ہو رہا ہے حالِ عالم یا رسولَ اللہ ﷺ

سکون و راحت جاں آپ کی سرکار سے نسبت
وسیلہ آپ کا نامِ معظم یا رسولَ اللہ ﷺ

غضب ہے، آپ کے وابستگانِ در کی قسمت میں
ہے اک رنجِ مسلسل، فکرِ پیہم یا رسولَ اللہ ﷺ

سوائے آپ کے کس سے کریں مظلوم فریادیں
نہیں ہے دردِ دل کا کوئی محرم یا رسولَ اللہ ﷺ

مظالم دشمنانِ حق کے ہاتھوں اتنے ٹوٹے ہیں
بہر سُو حق پرستوں میں ہے ماتم یا رسولَ اللہ ﷺ

خدائی منتظر ہے آپ کی چشمِ عنایت کی
بدل بھی دیجئے یہ نظمِ عالم یا رسولَ اللہ ﷺ

ہے جُویا آپ کی شفقت کا، دامانِ عنایت کا
ٹپکتا ہے جو اشکِ چشم پرنم یا رسولَ اللہ ﷺ

مجھے اندیشہ کیا ہستی کے آلام و مصائب کا
کہ ہے نامیؔ زباں پر میری ہر دم "یا رسولَ اللہ" ﷺ

نامی ایم اے (علیگ)

عموماً ہم وہ لکھتے ہیں مقالے یا رسولَ اللہ ﷺ
جو ہم نے رِفق کے سانچے میں ڈھالے یا رسولَ اللہ ﷺ

اندھیروں میں بھٹکتی پھر رہی ہے آپ کی اُمّت
ہوئے اوجھل نگاہوں سے اجالے یا رسولَ اللہ ﷺ

گِھرا ہے قوم کا ہر فرد گردابِ مصیبت میں
کوئی ہم میں سے اب کس کو سنبھالے یا رسولَ اللہ ﷺ

متاعِ دُنیوی کی جستجو میں کھو دیے ہم نے
جو تھے ہاتھوں میں جنّت کے قبالے یا رسولَ اللہ ﷺ

لیے تھے خالدؓ و طارقؒ نے جو اپنی شجاعت سے
وہ تمغے آج ہم نے بیچ ڈالے یا رسولَ اللہ ﷺ

ہیں پُرزے جن کے ہاتھوں میں ہمارے جیب و داماں کے
ہم ان کے ہاتھ میں ہیں ہاتھ ڈالے یا رسولَ اللہ ﷺ

وہ امت جو علمبردار تھی حق و صداقت کی
ہوئی اب کذب و ظلمت کے حوالے یا رسولَ اللہ ﷺ

ہوئے ہیں آج ہم خوار و زبوں سارے زمانے میں
کچھ ایسے روگ ہم لوگوں نے پالے یا رسولَ اللہ ﷺ

سُنائے کس کو یہ محمودؔ روودادِ الم اپنی
دکھائے کس کو اپنے دل کے چھالے یا رسولَ اللہ ﷺ

راجا رشید محمودؔ

پریشاں ہیں فداکارانِ ملت
ہراساں ہیں پرستارانِ وحدت
بالفاظِ دگر حیراں ہے امت
اَغِثنی یا رَسُولَ اللہ ﷺ! اَغِثنی

نگاہِ دوستاں سے گِر گئے ہیں
ہجومِ یاس میں ہم گِھر گئے ہیں
معین و ہم نشیں سب پھر گئے ہیں
اغثنی یا رسولَ اللہ ﷺ اغثنی

ابھی ذوقِ طلب کامل نہیں ہے
تجلّیات کا حامل نہیں ہے
سکونِ زندگی حاصل نہیں ہے
اغثنی یا رسولَ اللہ ﷺ اغثنی

ہیں محرومِ سُرور و شادمانی
نہیں پاتے سکونِ زندگانی
ہمیں ہو ہر جگہ پر کامرانی
اغثنی یا رسولَ اللہ ﷺ اغثنی

تمھی سے جگ نے دادِ غم ہے پائی
تمھی نے کی جہاں کی رہنمائی
کرو جوہرؔ کی بھی مُشکل کشائی
اَغِثنی یا رَسُولَ اللہ ﷺ اَغِثنی

جوہرؔ چاندوڑی

▲▲▲

امیرِ غم ہیں جان و دل اغثنی یا رسولَ اللہ ﷺ
نہایت آ پڑی مشکل، اغثنی یا رسولَ اللہ ﷺ

نہیں ہے کوئی صورت اہلِ ایماں کے بچاؤ کی
زمیں دشمن، فلک قاتل، اغثنی یا رسولَ اللہ ﷺ

تلاطُم خیز بحر زندگی، ٹوٹی ہوئی کشتی
کہیں پیدا نہیں ساحل، اغثنی یا رسولَ اللہ ﷺ

زمانے بھر کے اندر امن کی صورت نہیں کوئی
کوئی راحت نہیں حاصل، اغثنی یا رسولَ اللہ ﷺ

ہوئی ہیں جرأتیں رخصت قلوبِ اہلِ ایماں سے
ہر اک قوت ہوئی زائل، اغثنی یا رسولَ اللہ ﷺ

بھٹکتا جا رہا ہے راستے سے کارواں اپنا
نہایت دُور ہے منزل، اغثنی یا رسولَ اللہ ﷺ

صداقت ہو گئی عُزلت گزین کُنجِ تنہائی
جہاں پر چھا گیا باطل، اغثنی یا رسولَ اللہ ﷺ

قیامت پر قیامت ٹوٹتی ہے ہم غریبوں پر
بلا پر ہے بلا نازل، اغثنی یا رسولَ اللہ ﷺ

انہیں سرکار ﷺ لیجے گوشۂ دامانِ رحمت پر
ہیں آنسو آہ میں شامل، اغثنی یا رسولَ اللہ ﷺ

سیدہ رضیہ سلطانہ

کرم سلطانِ بحر و بر اَغِثنی یا رَسُولَ اللہ ﷺ
مدد یا شافعِ محشر اغثنی یا رسولَ اللہ ﷺ

بہر جا ہے پریشانی بہر سُو خانہ ویرانی
ہُوا حالِ جہاں ابتر اغثنی یا رسولَ اللہ ﷺ

بپا ہے نت نئی آفت ہوئے امن و سکوں رخصت
عدوئے دیں جہاں یکسر اغثنی یا رسولَ اللہ ﷺ

اشارہ آپ کا پائے تو فوراً عام ہو جائے
سکونِ خاطرِ مضطر اغثنی یا رسولَ اللہ ﷺ

مصائب کی چڑھائی ہے، دُہائی ہے دُہائی ہے
ستم ہیں حق پرستوں پر اغثنی یا رسولَ اللہ ﷺ

شہا! کب تک نہ گھبرائیں، کہاں تک غم سے جائیں
ہیں دل آخر نہیں پتھر اغثنی یا رسولَ اللہ ﷺ

جفا کی بے پناہی ہے، تباہی ہے تباہی ہے
ہوئی ہے زندگی دوبھر اغثنی یا رسولَ اللہ ﷺ

مصائب سہہ کے آئے ہیں یہ سب فریاد لائے ہیں
گدا حاضر ہیں سب در پر اغثنی یا رسولَ اللہ ﷺ

رضیّہ بھی، وہ دن آئے، مدینہ تک پہنچ جائے
یہ سر ہو اور وہ سنگِ در اغثنی یا رسولَ اللہ ﷺ

رضیّہ سلطانہ ناصرہ

ہے دشمن گردشِ دوراں اغثنی یا رسولَ اللہ ﷺ
عطا ہو گوشۂ داماں اغثنی یا رسولَ اللہ ﷺ

زمین دشمن فلک دشمن، ہے ذرہ ذرہ تک دشمن
مدد یا شاہِ انس و جاں اغثنی یا رسولَ اللہ ﷺ

ہر اک ملّاح خستہ ہے، سفینہ بھی شکستہ ہے
قیامت خیز ہے طوفاں اغثنی یا رسولَ اللہ ﷺ

کسی سے یا شہِ والا، سوائے آپ کے، حاشا
نہ ہوں گی مشکلیں آساں اغثنی یا رسولَ اللہ ﷺ

یہی ڈر ہے کہ یا مولیٰ! ہمی کو پھونک ڈالے گا
ہمارا نالۂ سوزاں اغثنی یا رسولَ اللہ ﷺ

وفورِ رنج و محنت ہے، ہجومِ صد مصیبت ہے
خطا ہونے کو ہیں اوساں اغثنی یا رسولَ اللہ ﷺ

چھپے راہوں میں رہزن ہیں، کمیں گاہوں میں رہزن ہیں
پھنسا نرغے میں ہے ایماں اغثنی یا رسولَ اللہ ﷺ

کرم فرمائیے ان پر ہیں سب وابستگانِ در
بہت خائف، بہت ترساں اغثنی یا رسولَ اللہ ﷺ

ہے وقفِ یاس و ناکامی گدائے آستاں نامؔی
پریشاں، غمزدہ، حیراں اغثنی یا رسولَ اللہ ﷺ

نامؔی علیگ

درد میں ڈوبا ہوا ہے حالِ امت یا رسول ﷺ
چار سو ہے بارشِ ابرِ مصیبت یا رسول ﷺ

جان کیا ہے، جس جگہ ایماں کے لالے پڑ گئے
آ گئی وہ منزلِ افلاس و غربت یا رسول ﷺ

آج خود اپنے ہوئے بیگانۂ دینِ متیں
غیر تو ہیں غیر، ان کی کیا شکایت یا رسول ﷺ

آپ کا درسِ اُخوّت بھول بیٹھے ہیں دماغ
مٹ گئی سینوں سے آپس کی محبت یا رسول ﷺ

دشمنی کا آج کل پیدا وہ عالم ہو گیا
تھی نہ پہلے جیسے دنیا میں مروت یا رسول ﷺ

کارواں کے راہزن خود رہنما بننے لگے
شیطنت کی چار جانب ہے حکومت یا رسول ﷺ

جنگ کی تیاریوں میں سب کے سب مصروف ہیں
کون دے پھر امنِ عالم کی ضمانت یا رسول ﷺ

موت کی تدبیر سوچیں زندگی کے نام پر
ہے بس اتنی عصرِ حاضر کی سیاست یا رسول ﷺ

ہائے یہ پستی، یہ بربادی، یہ رسوائی حضور ﷺ
ہے محیطِ زندگی، ذلت ہی ذلت یا رسول ﷺ

ہنس رہے ہیں وہ ہمارے عالمِ ادبار پر
ہم نے سکھلائے جنہیں آدابِ عظمت یا رسول ﷺ

پیش آتے ہیں وہی ہم سے غلاموں کی طرح
ہم نے بخشی جن کو آزادی کی دولت یا رسول ﷺ

تا بکے یہ مشکلیں، کب تک یہ آثارِ الم
ہو ادھر کوئی رخِ چشمِ عنایت یا رسول ﷺ

کاش! پیدا ہو کوئی پھر حیدرؓ خیبر شکن
پھر عطا ہو بازوئے عاجز کو طاقت یا رسول ﷺ

آپ کی رحمت جنہیں اپنا کہے یا شاہ دیں ﷺ
پھر ہمیں ہے ان بزرگوں کی ضرورت یا رسول ﷺ

خواجگانِ چشتؒ کی معصوم نسبت کے طفیل
ہر مراد دل ہو پوری باکرامت یا رسول ﷺ

پھر وہ پائیں مسندِ اعزاز بزمِ کائنات
جس پہ نازاں ہو زمانے کی امامت یا رسول ﷺ

صابری، چشتی، نیازی انورؔ مسکیں گدا
حشر میں ہو قابلِ عفو و شفاعت یا رسول ﷺ

انورؔ صابری دیوبندی

***

▲▲▲

پھر ہوا دشوار عرفانِ توکل یا رسول ﷺ
ہو گئی پھر جاں گرفتارِ تغافل یا رسول ﷺ

جانے کب ہو گی خزاں رخصت اس ارضِ پاک سے
جانے کب ہو گا ورود موسم گل یا رسول ﷺ

مبتلائے گردشِ دوراں دل مجبور ہے
اب کوئی ساعت کا مہماں ہے تحمل یا رسول ﷺ

سبز گنبد ڈھونڈتا ہے دیدہ خونابہ بار
محوِ گل جب بھی نظر آتے ہیں بلبل یا رسول ﷺ

آمد آمد پھر سے ہے سیل غم و آلام کی
ٹوٹ ہی جائے نہ اب کے ضبط کا پل یا رسول ﷺ

صورتِ حالات جو درپیش ہے کیسے کہوں
منفعل ہے فکر، افسردہ تخیل یا رسول ﷺ

غنچۂ امید کھلتا ہی نہیں اپنا کبھی
گرچہ ہو عہدِ خزاں یا موسمِ گل یا رسول ﷺ

فیض رسول فیضان (گوجرانوالہ)

ظلم کی چاروں طرف چھائی گھٹا ہے یا رسول ﷺ
مومنوں پر روز اک آفت بپا ہے یا رسول ﷺ

ناخدا بن کر لبِ ساحل لگا دو، موج سے
اب مسلمانوں کا بیڑا ڈوبتا ہے یا رسول ﷺ

دستگیری اپنی امت کی خدارا کیجیے
گلشنِ اسلام نرغہ میں گھرا ہے یا رسول ﷺ

گوشہ گوشہ پر عدو فرعون بے سامان ہیں
چپہ چپہ اس زمیں کا کربلا ہے یا رسول ﷺ

الدد اے شافعِ محشر ﷺ مدد فرمایئے
وقت نازک مومنوں پر آ پڑا ہے یا رسول ﷺ

جلد بلوا لیجیے مجھ کو مدینہ کی طرف
ناموافق ملک کی آب و ہوا ہے یا رسول ﷺ

ذاتِ اقدس باعثِ تخلیق جزو و کل ہوئی
بعد حق کے آپ ہی کا مرتبہ ہے یا رسول ﷺ

گلشنِ اسلام پھر شاداب دیکھوں دہر میں
یہ تمنا ہے مری، یہ التجا ہے یا رسول ﷺ

دشمنِ اسلام کے ہوں پست سارے حوصلے
حق پرستوں کا یہی اک مدعا ہے یا رسول ﷺ

غلام قطب الدین چشتی اشرفی

آنکھ آشوب میں مبتلا یا نبی ﷺ
اپنے چہرے بھی ہیں بے ضیا یا نبی ﷺ

خشک سالی سے جلتے ہوئے باغ میں
پھول مصروفِ آہ و بُکا یا نبی ﷺ

زخم خوردہ ہے ذوقِ نمو شاخ پر
مٹ گیا ہے نشانِ بقا یا نبی ﷺ

عافیت صحن گلشن سے رخصت ہوئی
بَین کرتی ہے بادِ صبا یا نبی ﷺ

تیرے در پر کھڑی ہے بہت دیر سے
بال کھولے ہوئے مامتا یا نبی ﷺ

دھمکیوں سے ہیں مرعوب اہلِ چمن
دم بخود امن کی فاختہ یا نبی ﷺ

آدمیت کی کچلی ہوئی لاش میں
زندگی کا نہیں شائبہ یا نبی ﷺ

سوچ کے پانیوں سے تعفّن اٹھے
اور مفلوج ہیں دست و پا یا نبی ﷺ

منہ دکھانے کے قابل کہاں مَیں رہا
آج اپنا ہُوا سامنا یا نبی ﷺ

میرے باہر جلیں حشر کی ساعتیں
میرے اندر بھی کرب و بلا یا نبی ﷺ

سیم و زر کی طلب میں سرِ آب و گل
جاں بلب ہے رترا قافلہ یا نبی ﷺ

تیری امت کے زخموں کی قندیل سے
وادیوں میں چراغاں ہوا یا نبی ﷺ

آگہی کے صحیفوں کے اوراق کا
خون آلود ہے حاشیہ یا نبی ﷺ

اک جمودِ مسلسل اذانوں میں ہے
رُک نہ جائے یم ارتقا یا نبی ﷺ

جسم و جاں کی بکھر جائیں گی پتّیاں
سر پہ ٹھہری ہے شامِ بلا یا نبی ﷺ

جبر کی قوتیں دندناتی پھریں
ظلم کی ہو گئی انتہا یا نبی ﷺ

غیر ممکن ہے خونِ جگر سے بھی ہو
صورتِ حال پر تبصرہ یا نبی ﷺ

ایک شب ظلمتوں کی مسلّط ہوئی
ایک فانوس بُجھنے لگا یا نبی ﷺ

جسم بکھرے ہوئے منتظر ہیں ترے
بڑھ نہ جائے کہیں فاصلہ یا نبی ﷺ

ڈوبتی کشتیوں کو کنارا ملے
ناخدا بن رہی ہے ہَوا یا نبی ﷺ

زندگی کی جبیں پر شکن در شکن
زرد لمحوں کا ہے سلسلہ یا نبی ﷺ

جسم دو نیم شقّ القمر کی طرح
معجزہ، معجزہ، معجزہ یا نبی ﷺ

خوف سے بند ہیں وقت کی دھڑکنیں
امن کا مُژدۂ جاں فزا یا نبی ﷺ

اس کڑی دھوپ میں تو ہی ابرِ کرم
کرب کی وادیوں میں بھی آ یا نبی ﷺ

تشنگی اُگ رہی ہے لبِ زرد پر
سبز گنبد سے کالی گھٹا یا نبی ﷺ

منتشر ہوں ہَوائے چمن کی طرح
روز و شب میرے بے ضابطہ یا نبی ﷺ

میں مقیّد ہوں لفظوں کی دیوار میں
تنگ ہے سوچ کا دائرہ یا نبی ﷺ

میرے الفاظ کو بھی دھڑکنا سکھا
میری مقبول ہو التجا یا نبی ﷺ

ایک چھوٹی سی میری تمنا ہے بس
تیرے در سے رہے رابطہ یا نبی ﷺ

خوش نصیبی مرے نقشِ پا چوم لے
اپنے روضے پہ مجھ کو بُلا یا نبی ﷺ

مجھ کو غیروں سے شرمندہ ہونے نہ دے
میں تو ہوں تیرے در کا گدا یا نبی ﷺ

طائرِ پر شکستہ کی امداد کر
کب سے اُٹھے ہیں دستِ دعا یا نبی ﷺ

اب ریاضِ حزیں بھی بہر حال ہو
لذتِ درد سے آشنا یا نبی ﷺ

ریاض حسین چودھری (لاہور/سیالکوٹ)

* *
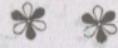
ہیں محیط اس کو غم و آلام و حرماں یا نبی ﷺ
امتِ مرحوم کی مشکل ہو آساں یا نبی ﷺ

جو کبھی شہباز تھے، عصفور ہیں اس دور میں
ان کے خوش ایام ہیں شامِ غریباں یا نبی ﷺ

تفرقوں کے بحر کی موجوں میں ہیں یہ جاں بلب
بہرِ حق ہو ان کی یک جائی کا ساماں یا نبی ﷺ

پھر سے ان کے گلستانِ جاں میں آ جائے بہار
پھر سے فانوسِ محبت ہو فروزاں یا نبی ﷺ

آپ ﷺ ہی میری نوائے قلب سے ہیں باخبر
آپ کی امداد کا طالب ہوں ہر آں یا نبی ﷺ

ہجر کا ایک، ایک لمحہ، اب وبالِ جان ہے
ہے علاجِ ہجر، دید روئے تاباں، یا نبی ﷺ

آلِ احمد پر کرم ہو، آلِ اطہر کے طفیل
اے کریمِ دو جہاں، محبوبِ یزداں یا نبی ﷺ

سید آل احمد رضوی (تمغہ امتیاز)
اسلام آباد

***

سُنیے آہ و فغاں یا نبی ﷺ المدد
سرورِ دو جہاں یا نبی ﷺ المدد

خانہ ویرانیاں، چاک دامانیاں
ہیں پریشانیاں یا نبی ﷺ المدد

ہو گیا چار سُو، ذرہ ذرہ عدُو
چرخ نا مہرباں یا نبی ﷺ المدد

فتنہ ساماں ہوئی درپئے جاں ہوئی
گردشِ آسماں یا نبی ﷺ المدد

سخت افسردہ ہے اور آزردہ ہے
خاطرِ دوستاں یا نبی ﷺ المدد

تا بہ کے چُپ رہیں کیوں نہ رو کر کہیں
"یا شہِ انس و جاں، یا نبی ﷺ المدد"

پاس بلوائیے چارہ فرمائیے
ہے یہ غم جانستاں یا نبی ﷺ المدد

اب تو یا شاہِ دیںؐ ہو نصیبِ جبیں
آپ کا آستاں یا نبی ﷺ المدد

نامیؔ زار ہو اور وہ دربار ہو
کر دے قربان جاں، یا نبی ﷺ المدد

ایم۔ ایچ۔ نامیؔ۔ ایم اے (علیگ)

اب حد سے سوا ہیں رنج و الم یا شاہِ امم یا شاہِ امم ﷺ
مجبور ہیں ہم لاچار ہیں ہم یا شاہِ امم یا شاہِ امم ﷺ

بیکس ہیں سہارا کوئی نہیں، دنیا میں ہمارا کوئی نہیں
اب دشمن ہے سارا عالم یا شاہِ امم یا شاہِ امم ﷺ

رُخ عیشِ طرب نے پھیرا ہے اب یاس و الم نے گھیرا ہے
اس وقت کے ہاتھوں تنگ ہیں ہم یا شاہِ امم یا شاہِ امم ﷺ

کب تک یہ جفائے چرخ سہیں تم سے نہ کہیں تو کس سے کہیں
بڑھتے ہی چلے جاتے ہیں غم یا شاہِ امم یا شاہِ امم ﷺ

یہ محفلِ عرفاں کس کی ہے یہ شمعِ ایماں کس کی ہے
جو ہوتی جاتی ہے مدّھم یا شاہِ امم یا شاہِ امم ﷺ

یہ ساری خدائی کس کی ہے پردوں میں رسائی کس کی ہے
محبوبِ خدا فخرِ عالم یا شاہِ امم یا شاہِ امم ﷺ

ہم راہِ طلب میں تنہا ہیں منزل ہے کٹھن، امداد کرو
رہبر ہے نہ ہے کوئی ہمدم یا شاہِ امم یا شاہِ امم ﷺ

ہم لٹ بھی چکے ہم مٹ بھی چکے اب گھر بھی نہیں اب زر بھی نہیں
اب کس کو سنائیں حال غم یا شاہِ امم یا شاہِ امم ﷺ

تقدیر کہاں تک بگڑے گی کب وقت ہمارا پلٹے گا
اے رازِ حقیقت کے محرم یا شاہِ امم یا شاہِ امم ﷺ

اب دل میں نہیں ہے زر کی طلب، ہے سر کی طلب ترے در کی طلب
اس سر کی قسم ترے در کی قسم یا شاہِ امم یا شاہِ امم ﷺ

جب وقت بنا تھا سوتے تھے، اب وقت پڑا ہے روتے ہیں
نادم ہیں خطاؤں پر اب ہم یا شاہِ امم یا شاہِ امم ﷺ

ہم مجرم ہیں ہم عاصی ہیں تم حشر میں پردہ رکھ لینا
کھل جائے سرِ محشر نہ بھرم یا شاہِ امم یا شاہِ امم ﷺ

اے گنبدِ خضرا کے آقا ﷺ جھانکو تو سنہری جالی سے
ہے بزمِ جہاں درہم برہم یا شاہِ امم یا شاہِ امم ﷺ

آقائے دو عالم ﷺ رحمت کی نظریں تو نہ پھیرو تم ہم سے
ہاں بھول گئے ہیں تم کو ہم یا شاہِ امم یا شاہِ امم ﷺ

مظلوموں کی فریاد سنو مفروروں کی امداد کرو
للہ کرم للہ کرم یا شاہِ امم یا شاہِ امم ﷺ

کب تک نہ سُنو گے اے آقا ﷺ ہم یونہی پکارے جائیں گے
یا شاہِ امم یا شاہِ امم یا شاہِ امم یا شاہِ امم ﷺ

منوّر بدایونی

اُمّت کے جواں بھول گئے راہِ مدینہ
ناپَید ہُوا ان میں اُخوّت کا قرینہ
طوفانوں کے نرغے میں ہے مِلّت کا سفینہ
ہر سمت عیاں موجۂ گردابِ بلا ہے
"اے خاصۂ خاصانِ رُسُل ﷺ وقتِ دعا ہے"

ایماں کی کرن کفر کے ظلمات میں ڈوبی
اغیار کی زشتی کو بھی ہم سمجھے ہیں خوبی
اسلام کی عظمت نہ رہی دل میں بخوبی
آندھی میں بگولوں میں گِھری شمعِ ہُدیٰ ہے
"اے خاصۂ خاصانِ رُسُل ﷺ وقتِ دعا ہے"

ملت کے پرستار ہیں اغیار کے شیدا،
انداز نرالے ہوئے ہر شخص میں پیدا
تھا جن کے چلن سے کبھی اسلام ہویدا
آج ان کو بھی اسلام کے مَوقف سے گلہ ہے
"اے خاصۂ خاصانِ رُسُل ﷺ وقتِ دعا ہے"

اسلام ہے اک زندہ نظامِ اہلِ جہاں کا
کرتا ہے عیاں، جسم سے کیا رشتہ ہے جاں کا
قائم ہے عمل اس سے زمین اور زماں کا
ظلمت کدۂ دہر میں یہ نورِ خدا ہے
"اے خاصۂ خاصانِ رُسُل ﷺ وقتِ دعا ہے"

چودھری برکت علی شمیمؔ یزدانی

اے وہ کہ تری ذات پہ خود حق بھی فدا ہے
مرقوم تری شان میں لَولَاکَ لَمَا ہے
ممدوحِ دو عالم ہے تو محبوبِ خدا ﷺ ہے
یہ ہے وہ شرف صَرف کہ جو تجھ کو ملا ہے
"اے خاصۂ خاصانِ رُسُل ﷺ وقتِ دعا ہے
امت پہ تری آ کے عجب وقت پڑا ہے"

لیتا تھا سلامی جو سلاطینِ زمن سے
جو دب کے رہا تھا نہ کبھی چرخِ کہن سے
بلقان سے تاتار سے اور چین و یمن سے
اٹھتی تھی صدا حق کی کبھی جس کے چلن سے
"وہ دین بڑی شان سے نکلا تھا وطن سے
پردیس میں وہ آج غریبُ الغربا ہے"

کیا بات تھی کیا شان تھی کیا رنگ نمایاں
مسلم کے قدم سے تھی فقط زینتِ دوراں
ہر فعل میں اس کے تھی نہاں قوتِ ایماں
تہذیبِ زمانہ پہ تھا اس کا بڑا احساں
"وہ دین، ہوئی بزمِ جہاں جس سے چراغاں
اب اس کی مجالس میں نہ بتّی نہ دیا ہے"

تنظیمِ وفا کے ہیں خطرناک بہانے
ہیں رفق و محبت کے زباں پر جو فسانے
بگڑی ہوئی قسمت کو جو آیا تھا بنانے
روٹھے ہوؤں کو اپنی رفاقت سے منانے
"جو تفرقے اقوام کے آیا تھا مٹانے
اس دین میں خود تفرقہ اب آ کے پڑا ہے"

اللہ یہ دشمن کو نہ ایام دکھائے
اغراض کے بندے ہیں سبھی اپنے پرائے
جب کوئی نہ غمخوار ہو، غم کون بٹائے
بندے تھے وہی نیک جو کام اوروں کے آئے
"جس دین نے غیروں کے تھے دل آ کے ملائے
اس دین میں خود بھائی سے اب بھائی جدا ہے"

سیکھے تھے کبھی غیروں نے ہم سے نئے اسلوب
ہم بھول گئے اس کو جو تھا مشغلۂ خوب
کمزوریٔ ایماں سے ہوئے جاتے ہیں معتوب
اب پیرویٔ نفس ہے ہر حال میں مرغوب
"جس دین کی حجت سے سب ادیان تھے مغلوب
اب معترض اس دین پہ ہر ہرزہ سرا ہے"

اے رحمتِ عالم ﷺ ہو گناہوں کی معافی
ہے امتِ مظلوم کو رحمت تری کافی
بیمارِ محبت کو ترا نام سے شافی
چھٹ جائیں گے اطوار وہ جتنے ہیں منافی
"ہے دین ترا اب بھی وہی چشمۂ صافی
دینداروں میں پر آب ہے باقی نہ صفا ہے"

اسلام سے غفلت کا یہ ادنیٰ سا اثر ہے
ہم اس سے ہیں غافل جسے ہم سب کی خبر ہے
انکار نہیں اس سے، خطاکار بشر ہے
سینے میں نہ پہلا سا وہ دل ہے نہ جگر ہے
"دولت ہے نہ عزت نہ فضیلت نہ ہنر ہے
اک دین ہے باقی سو وہ بے برگ و نوا ہے"

وہ دین کہ جس پر تھی فدا ساری خدائی
دامن میں اماں جس کے تھی مخلوق نے پائی
تھی بامِ حقیقت سے ادھر جس کی رسائی
تعلیم سے جس کی ہے عیاں سب کی بھلائی
"گو قوم میں تیری نہیں اب کوئی بڑائی
پر نام تری قوم کا یاں اب بھی بڑا ہے"

بھولا ہے مسلماں، ہے زمانہ بڑا شاطر
اس دور میں ہونا تھا ہر اک فرد کو ماہر
للہ مدد کیجئے اسلام کی خاطر
بیٹھے ہیں اسی آس میں ہم صابر و شاکر
"ڈر ہے کہیں یہ نام بھی مٹ جائے نہ آخر
مدت سے اسے دورِ زماں میٹ رہا ہے"

دنیائے خیالات ہے اب حشر بداماں
گمراہی کے ہر گام پہ ہیں سینکڑوں ساماں
مشکل ہے کہ مامون رہے صاحبِ ایماں
ہر سمت نظر آتا ہے الحاد کا طوفاں
"فریاد ہے اے کشتیٔ امت کے نگہباں ﷺ
بیڑا یہ تباہی کے قریب آن لگا ہے"

قدرت ہو جسے کرتا ہے تدبیر بھی اچھی
مجبور سے تدبیر کوئی بن نہیں پڑتی
ہو جائے ترا لطف تو بن جائے گی بگڑی
اے شافع و مختار ﷺ ذرا دیکھ ادھر بھی
"تدبیر سنبھلنے کی ہمارے نہیں کوئی
ہاں ایک دعا تیری کہ مقبولِ خدا ہے"

صدر الدین احمد صدرؔ

المدد اے شافعِ امت صلی اللہ علیک وسلم

یہ تشتت کے اندھیرے بحر میں غرقاب ہے
اس کو بچنے کی نہیں قدرت محمد مصطفیٰ ﷺ
ہے غبار تفرقہ سے اس کا چہرہ خوفناک
المدد اے شافعِ امّت محمد مصطفیٰ ﷺ

سید آل احمد رضوی (اسلام آباد)

چھائی ہوئی ہر سمت مصائب کی گھٹا ہے
مسموم ہوائیں ہیں تو افسردہ فضا ہے
اندھیر یہ کیسا ہے کہ محشر سا بپا ہے
دنیا کے ہر اک دور سے یہ دور نیا ہے
"اے خاصۂ خاصانِ رُسُل ﷺ وقتِ دعا ہے
امت پہ تری آ کے عجب وقت پڑا ہے"

اس عالمِ بے کیف کا منظر ہی جدا ہے
جلوہ ہے جو بے رنگ تو بے نور فضا ہے
پھولوں میں نہ خوشبو، نہ نزاکت، نہ ادا ہے
جو غنچہ ہے، کھلا کے وہ کانٹا سا بنا ہے
"اے خاصۂ خاصانِ رُسُل ﷺ وقتِ دعا ہے
امت پہ تری آ کے عجب وقت پڑا ہے"

اس عہد میں انسان کو آرام ہی کیا ہے
جس سمت نظر ڈالیے شکوہ ہے گلہ ہے
ہنگامہ عجب درد فزا، ہوش رُبا ہے
ہر ایک بشر موردِ اندوہ و بلا ہے
"اے خاصۂ خاصانِ رُسُل ﷺ وقتِ دعا ہے
امت پہ تری آ کے عجب وقت پڑا ہے"

افلاس کے، ادبار کے، نکبت کے یہ دن ہیں
عسرت کے، فلاکت کے، مصیبت کے یہ دن ہیں
آفت کے، صعوبت کے، قیامت کے یہ دن ہیں
کس منہ سے کہیں ہم کہ مسرت کے یہ دن ہیں

"اے خاصۂ خاصانِ رُسل ﷺ وقتِ دعا ہے
امت پہ تری آ کے عجب وقت پڑا ہے"

افسوس کہ بے علم ہے، جاہل ہے یہ امت
اس عالمِ اسباب میں کاہل ہے یہ امت
قرآن و احادیث سے غافل ہے یہ امت
گمراہ ہے اور کفر پہ مائل ہے یہ امت

"اے خاصۂ خاصانِ رُسل ﷺ وقتِ دعا ہے
امت پہ تری آ کے عجب وقت پڑا ہے"

اوصاف نہ اچھے ہیں نہ اطوار ہیں اچھے
اخلاق نہ اچھے ہیں نہ کردار ہیں اچھے
رفتار نہ اچھی ہے نہ آثار ہیں اچھے
کیونکر کہیں اِس دَور کے دیندار ہیں اچھے

"اے خاصۂ خاصانِ رُسل ﷺ وقتِ دعا ہے
امت پہ تری آ کے عجب وقت پڑا ہے"

دراصل مسلمان، مسلماں ہے بظاہر
ہر لب پہ فقط دعوئ ایماں ہے بظاہر
یہ معترفِ عظمتِ قرآں ہے بظاہر
شیدائے نبی ﷺ، عاشقِ یزداں ہے بظاہر

"اے خاصۂ خاصانِ رُسل ﷺ وقتِ دعا ہے
امت پہ تری آ کے عجب وقت پڑا ہے"

قرآں سے غرض ہے، نہ احادیث سے مطلب
کچھ رنگ نظر آتے ہیں اس قوم کے بے ڈھب
مسلک ہے جدا سب سے، عجب اس کا ہے مشرب
اس قومِ پریشاں کا یہ کیا حال ہوا اب

"اے خاصۂ خاصانِ رُسل ﷺ وقتِ دعا ہے
امت پہ تری آ کے عجب وقت پڑا ہے"

گھُڑ دوڑ کے منظر پہ ہے سو جان سے شیدا
بھاتا ہے بہت اس کو سنیما کا نظارا
اس قوم کو ناعاقبت اندیش ہی پایا
پابندِ فرامینِ الٰہی نہیں دیکھا

"اے خاصۂ خاصانِ رُسل ﷺ وقتِ دعا ہے
امت پہ تری آ کے عجب وقت پڑا ہے"

سرمایہ پرستوں کی بخالت ارے توبہ
فرعون مزاجوں کی رعونت ارے توبہ
بے رحم زمانے کی قساوت ارے توبہ
انسان میں فقدانِ مروت ارے توبہ

"اے خاصۂ خاصانِ رُسل ﷺ وقتِ دعا ہے
امت پہ تری آ کے عجب وقت پڑا ہے"

شادؔ زیبائی بنگلوری

لب پر جو مرے نامِ شہِ ہر دوسرا ﷺ ہے
دل جلوۂ انوار سے آئینہ بنا ہے

سینے میں مرے اس کی محبّت کی ضیا ہے
مطلوبِ دو عالم ہے جو محبوبِ خدا ﷺ ہے

دل میرا اسی پیکرِ رحمت ﷺ پہ فدا ہے
وہ ذات کہ جو مرکزِ لَوْلَاکَ لَمَا ہے

میں بھی ہوں گدائے درِ سرکارِ مدینہ ﷺ
وہ در کہ زیارت گہِ ہر شاہ و گدا ہے

وہ جس سے مہکتی ہے فضا خلدِ بریں کی
طیبہ کی ہوا، ہاں وہ مدینے کی ہوا ہے

حامدؔ کو کہاں نعتِ پیمبر ﷺ کا سلیقہ
ان کا کرمِ خاص ہے یہ ان کی عطا ہے

فریاد ہے، فریاد ہے یا شاہِ مدینہ ﷺ
"امت پہ تری آ کے عجب وقت پڑا ہے"

ہر سمت سے ہے یورشِ آفاتِ زمانہ
یہ قافلہ طوفانِ مصائب میں گھرا ہے

سینوں میں نہیں جذبۂ ایماں کی حرارت
کچھ دل میں بصیرت ہے، نہ آنکھوں میں حیا ہے

اغیار سرافراز، مسلمان نگوں سر
اس حال پہ احساس کا دل خون ہوا ہے

بھارت کہ اریٹریا، فلسطیں ہو کہ لبنان
ہر ایک جگہ خون مسلماں کا بہا ہے

امت تری رُسوا ہوئی بازارِ جہاں میں
ہمدرد کوئی ہے، نہ کوئی راہنما ہے

قدموں میں کبھی جس کے جھکے قیصر و کسریٰ
آ دیکھ کہ اس قوم کا کیا حال ہوا ہے

فریاد لئے آیا ہوں آقا ﷺ ترے در پر
آنکھیں مری پُرنم ہیں تو دل وقفِ دعا ہے

حامدؔ ترے دربار میں آیا ہے بصد عجز
اس کے لبِ عاجز پہ بھی حالیؔ کی صدا ہے

"اے خاصۂ خاصانِ رُسُل ﷺ وقتِ دعا ہے
امت پہ تری آ کر عجب وقت پڑا ہے"

حامدؔ یزدانی

تیری خموشی حسیں درسِ رموزِ زندگی
تیری نوائے دلنشیں نغمۂ سازِ سرمدی

وقتِ مدد ہے یا نبی ﷺ آج کہ تیری قوم پھر
تیغِ نفاق و بغض سے کرنے لگی ہے خودکشی

جو تھے محمدی ﷺ وہ آج جذبۂ انتشار سے
ہیں حنفی و شافعی و مالکی اور حنبلی

جن کے قدم سے حرمتِ رونقِ بزمِ دہر تھی
ان کا گلا ہے اور اب حلقۂ طوقِ بندگی

ولولۂ عمل ہو کیا جوش ہو خاکِ عزم میں
ڈوبے ہوئے ہیں اہلِ رزم بحرِ خمارِ بزم میں

خواب گہِ بہشت سے تو اگر اب دعا کرے
چشم زدن میں خسروی مُسلمِ بے نوا کرے

دل میں ہو سوزِ حُبِّ قوم، سوز میں ایسی برق ہو
جس سے جہاں میں خرمنِ ظلم و ستم جلا کرے

شوقِ شہادت اس قدر ہو کہ ہر اک ستم زدہ
زندہ جہاں میں سُنّتِ کشتۂ کربلا کرے

فکرِ ممات چھوڑ کر مُسلمِ زندگی پسند
دہرِ فنا مآل میں آرزوئے بقا کرے

خدا بخش اظہر امرتسری
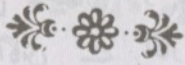
آقا! یہ وہی خدام ہیں جن کا فخر ہے قرباں ہو جانا
نقشِ قدمِ ایمان و یقین پر مٹ کے نمایاں ہو جانا

ادبار نے لیکن چھین لیا ہے، حوصلۂ احساسِ عمل
آلام ہیں، جوشِ عبرت ہے، اور سربگریباں ہو جانا

وُہ بادِ سحر کی نرم روی سے آج لرزنے لگتے ہیں
جانا تھا نہ جن غنچوں نے کبھی، صَر صَر سے پریشاں ہو جانا

امواج کی ہلکی سی جنبش سے آج وہ گھبرا جاتے ہیں
مانا تھا نہ جن مردوں نے کبھی، آسودۂ طوفاں ہو جانا

وہ آج پڑے ہیں سہمے ہوئے عُزلت کے اندھیرے غاروں میں
سیکھا تھا نہ جن شیروں نے کبھی، پابندِ نَیستاں ہو جانا

دنیا کو جنہوں نے سمجھائے اَسرارِ حیاتِ بیداری
وہ ہوش ورانِ عالم ہیں اور صَرفِ شبستاں ہو جانا

ہر خون کے قطرے میں جن کے اک حشرِ صداقت برپا تھا
اللہ! اُنھی سربازوں کا خود دشمنِ ایماں ہو جانا

وہ زلزلہ افگن جوش نہ اب وہ زورِ شجاعت باقی ہے
سینے تو وہی ہیں لیکن اک ٹوٹی ہوئی ہمت باقی ہے

ہرچند کہ اپنی حالت کے اظہار سے ہم شرماتے ہیں
عصیاں کے نتائج سہتے ہیں، غفلت کی سزائیں پاتے ہیں

ہم شکوۂ جورِ گردشِ دوراں، آہ، مگر کس منہ سے کریں
کرتے ہیں بپا خود بزمِ ستم، خود زخم جگر پر کھاتے ہیں

افعال وہ ہیں توحید شکن، اصنام کو جن پر عبرت ہو
اعمال وہ ہیں، بیگانۂ دیں، شیطان کو جو شرماتے ہیں

عقل اپنی غلط آگاہی سے الحاد کی جانب بڑھتی ہے
دل آرزوئے حق طلبی میں انکار سے تسکیں پاتے ہیں

طوفان ہُوا خاموش مگر اب تک ہے فضا میں گونج وہی
شب ختم ہوئی، لیکن اب بھی ظلمت کے عَلَم لہراتے ہیں

آقا ﷺ، یہ نہیں ہے گرچہ غلط، ہم رہنِ قصور و عصیاں ہیں
مشہور ہے لیکن آپ گنہ گاروں پہ کرم فرماتے ہیں

ہرچند کہ اس نسبت کے لئے لازم ہیں صفاتِ عالی بھی
سرکار ﷺ، زمیں کے ہر گوشہ پر آپ ہی کے کہلاتے ہیں

اسلام کی عظمت ہم سے نہیں لیکن یہ شرف باقی ہے ابھی
ہم نامِ مبارک پر اب بھی سَو جاں سے فدا ہو جاتے ہیں

علی اختر حیدر آبادی

***
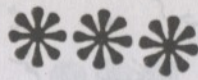
اے خاورِ حجاز کے رخشندہ آفتاب
صبحِ ازل سے تیری تجلّی سے فیض یاب

زینت ازل کی تُو ہے تو رونق ابد کی تو
دونوں میں جلوہ ریز ہے تیرا ہی رنگ و آب

چُوما ہے قدسیوں نے ترے آستانہ کو
تھامی ہے آسمان نے جھک کر تیری رکاب

شایاں ہے تجھ کو سرورِ کونینؐ کا لقب
نازاں ہے تجھ پہ رحمتِ دارینؐ کا خطاب

برسا ہے شرق و غرب پہ ابرِ کرم ترا
آدم کی نسل پر ترے احساں ہیں بے حساب

پیدا ہوئی نہ تیری مواخات کی نظیر
لایا نہ کوئی تیری مُساوات کا جواب

خیرُالبشر ہے تو ﷺ تو ہے خیر الامم وہ قوم
جس کو ہے تیری ذاتِ گرامی سے انتساب

لیکن یہ قوم آج زمانہ میں ہے ذلیل
حالانکہ تھی تمام زمانہ کا انتخاب

مغرب کی دست بُرد سے مشرق ہُوا تباہ
ایماں کا خانہ کفر کے ہاتھوں ہوا خراب

صدہا ترے غلام زمانے کی قید میں
دن زندگی کے کاٹ رہے ہیں بصد عذاب

دنیا کے گوشہ گوشہ میں ہے گرچہ، آج کل
امت تری رہینِ ستم ہائے بے حساب
اے قبلۂ دو عالم و اے کعبہ دو کون
تیری دعا ہے حضرتِ باری میں مُستجاب
طیبہ کے سبز پردے سے باہر نکال کر
دونوں دعا کے ہاتھ بصد کرب و اضطراب
حق سے یہ عرض کر کہ ترے ناسزا غلام
عقبیٰ میں سُرخرُو ہوں تو دنیا میں کامیاب

مولانا ظفر علی خان

●●●

جو مجاہد تھے وہ مذہب کے مجاور رہ گئے
جو کبھی شاہیں تھے، اب ہے شان ان کی کرگسیں
جن شتر بانوں کی شمشیریں رہیں کشور کُشا
وہ خس و خاشاک و خاکستر کے ہیں اب خوشہ چیں
سرورِ کون و مکان ﷺ ہم پر کرم کی اک نظر
نہضتِ ملّی کے سائل ہیں جہاں کے مسلمیں
ملتِ اسلامیہ کی نشاۃِ ثانی کا نقش
دل پہ لے کے جائیں طیبہ سے وطن کو زائریں
ملّتِ بیضا کے حق میں حق سے یہ کیجے دعا
"رحم کر اس قوم پر ربّ رحیم الراحمیں"
اس طرح کر زندہ اعجازِ «بَلْ اَحیَاءٌ» سے حجاز
حال میں نظروں پہ چھا جائے وہ دورِ اوّلیں
ہو نصیب اسلام کو فیروزیٔ فوزِ عظیم
ازسرِنو جس سے ہو شاداب یہ دینِ متیں
پرچمِ ہجرت پہ چمکا تھا ہلال آسا جو چاند
چودھویں ہجری صدی اس چاند کی ہو چودھویں
غلبۂ توحید سے کون و مکاں سب گونج اٹھیں
شش جہت آفاق ہو اسلام کے زیرِ نگیں

م حسن لطیفی

اے رسولِ پاک ﷺ، اے پیغمبرِ قُدسی صفات
اے حبیبِ ذات، اے غارت کُنِ لات و منات
ہے زمیں کا ذرّہ ذرّہ دشمنِ اسلام آج
حشر در آغوش ہے گویا بساطِ کائنات
تل رہی ہیں دوسری قومیں مٹانے کے لئے
منقلب ہے امتِ مرحوم کا دَورِ حیات
یا رسولَ اللہ ﷺ اٹھیے، رہبری فرمایئے
قافلہ اُمّت کا ہے گم کردۂ راہِ نجات
اب نہ وہ حق کی طلب ہے اور نہ درسِ معرفت
اب نہ وہ جوشِ عمل ہے اور نہ علمِ دینیات
مجمعِ اوہام ہے دل میں بجائے یادِ حق
ان بُتوں سے بن رہا ہے اب یہ کعبہ سومنات
باز بنگر بندگانِ ملّتِ اسلام را
از عنایت سہل فرما سختیٔ ایام را

عبدالباری معنیٰ اجمیری

اے رحمتِ عالم مدد اے سَیّدِ اکرمؐ مدد
اے دافعِ ہر غم مدد، امداد اے شاہِ جہاںؐ
فریاد اے سلطانِ دیں اے رحمۃٌ للعالمیںؐ
تم ہو شفیعُ المذنبیں، اس در سے ہم جائیں کہاں
فریاد اے محبوبِ رب فریاد اے شاہِ عربؐ
ہم تجھ سے کرتے ہیں طلب دل کی مرادیں ہر زماں
دل کی مرادیں دیجئے مسرور ہم کو کیجئے
اب تو خبر لے لیجئے غم ہو چکے ہیں بیکراں
ہم کو خلاصی ہو عطا، ہو دُور سب رنج و بلا
آفت کی گھٹ جائے گھٹا، چمکیں نہ غم کی بجلیاں
اب کیجئے ایسا کرم، ہو دین کا اونچا عَلَم
کفار کی گردن ہو خم اُن کا مٹے نام و نشاں
اسلام کی لیجے خبر اور کفر کو پہنچے ضرر
کُفّار ہوں زیر و زبر سب بھول جائیں مستیاں
مسلم کو پھر شوکت ملے اسلام کو قوت ملے
بدخواہ کو ذلت ملے اے دینِ حق کے پاسباںؐ
مسلم ہوں باہم متّحد، بھائی کا بھائی ہو مُمِد
مٹ جائے سب آپس کی ضد، رشک و حَسَد سے ہو اماں

محمد نعیم الدین مراد آبادی

اے کہ ترا جمال ہے طلعتِ مہر گُستری
اے کہ تری ادا میں ہے نازشِ بندہ پروری
تیرے کرم کی معترف عظمتِ کعبۂ خلیل
تیرے کمال کی گواہ صنعتِ دستِ آذری
پیکرِ کفر و شرک میں ڈال دیں تو نے لرزشیں
رعب سے تیرے کانپ اٹھی رُوحِ غرور و خُودِ سری
تو نے عرب کی خاک کو تختۂ گل بنا دیا
ریت سے خود ابل پڑا چشمۂ مہر پروری
خاک پہ سونے والوں کو تیرے کرم نے کر دیا
صاحبِ جاہ و مملکت، مالکِ تختِ قیصری
آ کہ ترے غلام پھر بندۂ اہلِ کفر ہیں
فرق سے کب کا گر پڑا دیکھ تو تاجِ سروری
گنبدِ سبز کے مکیں ﷺ دیکھ ہماری حالتیں
اب نہ وہ شانِ سروری، اب نہ وہ نازِ برتری
خالدِؓ باوفا کو بھیج، حیدرِؓ صف شکن کو بھیج
چار طرف سے ہو گیا حملۂ فوجِ کافری
پھر ہمیں بامراد کر، پھر ہمیں فتح مند کر
دے وہی ولولوں میں جوش، پھونک دے روحِ حیدری

ماہرالقادری

▲▲▲

مطلعِ انوار پر ہے موت سی چھائی ہوئی
سر برہنہ پھر رہی ہے زیست گھبرائی ہوئی
ہے زمین لرزاں کہ اب محشر بپا ہونے کو ہے
آسماں بھی ہے سراسیمہ کہ کیا ہونے کو ہے
امن عالم خوں فشاں ہے زانوؤں میں سر دیے
گونجتے ہیں ہر طرف شیطاں کے خونی قہقہے
بڑھ رہی ہے بربریت سیلِ آبادی لیے
آندھیوں کی رو پہ ہیں تہذیبِ حاضر کے دیے
بڑھ گیا ہے بے نہایت زندگی میں انتشار
ہر گھڑی دنیا کو ہے بربادیوں کا انتظار
بے طرح دنیا کا امن و عافیت تاراج ہے
اب جہاں تک دیکھیے، بے چینیوں کا راج ہے
پانی پانی ہو رہا ہے دورِ وحشت شرم سے
کارناموں پر ترقی یافتہ انسان کے
ملّتوں کو جو چلائے جادۂ تخریب پر
لعنت ایسے علم پر، پھٹکار اس تہذیب پر
الاماں مذہب سے بیزاری کا جذبہ، الاماں
جس سے چھا جاتی ہیں قلب و ذہن پر تاریکیاں
پھینک دیتا ہے اٹھا کر مرکزِ ہستی سے دور
سَلب کر لیتا ہے کشتِ دل سے نم، آنکھوں سے نور

میٹتا ہے بے تحاشا، چھینتا ہے بے درنگ
روح کی پاکیزگی، صادق بیانی کی امنگ
ذہنیت کو کر کے بے جا خود شناسی کا اسیر
چپکے چپکے گھونٹتا رہتا ہے آوازِ ضمیر
کیوں نہ میں کہہ دوں ادیبؔ آخر جو میرے دل میں ہے
امتِ تہذیبِ حاضر بھی اسی منزل میں ہے
چیخ اٹھنا چاہتی ہے غم سے گھبرا کر زمیں
رحمۃ للعالمیں! یا رحمۃ للعالمیں ﷺ

ادیبؔ سہارنپوری

* * *

اے شہِ کون و مکاں، تاجورِ عرش مقام ﷺ
اے رسولِ دوسرا، خاصۂ خلّاقِ انام ﷺ
آپ محبوبِ خدا، آپ ہیں سلطانِ رُسل ﷺ
آپ ہیں مالک و مختارِ جہانِ جزُ و کل
آپ امت کے بد و نیک سے واقف ہیں حضور ﷺ
آپ کے سامنے ہر چیز ہے، چشمِ بد دور
آپ پر آئینہ اَسرارِ نہاں ہیں سارے
آپ کے زیرِ نگیں کون و مکاں ہیں سارے
آپ فریاد رسِ امتِ بیکس ہیں حضور ﷺ
آپ ہیں چارۂ دردِ دل و قلبِ مجبور
خدمتِ سرورِ والا ﷺ میں غلام آئے ہیں
استغاثہ یہ سنانے کے لئے لائے ہیں
ہم گنہگار ہیں، لیکن بخدا آپ کے ہیں
نام لیوا امرا و فقرا آپ کے ہیں
کیجئے پہلے مسلمان، مسلمانوں کو
تازہ پھر کیجئے عُشّاق کے ایمانوں کو
ٹالئے سر سے مسلمانوں کے ہر اک افتاد
کیجئے ان کو عطا ذوقِ عمل، شوقِ جہاد
روح کر دیجئے اَسلاف کی پیدا ہم میں
سرفروشوں کی ہو اک شان ہویدا ہم میں

جرأت و قوت و ہمت کی ہے طالب امت
وہ دعا کیجئے، اعدا پہ ہو غالب امت

دیجئے حوصلۂ اہلِ توکُّل ہم کو
کمتری کا رہے احساس نہ بالکُل ہم کو

ہو عطا فطرتِ آزاد کو آزادیٔ فکر
آئے بھولے سے نہ لب پر الم و یاس کا ذکر

ہو نہ مرعوب مخالف سے ہماری فطرت
زندگی اپنی جہاں میں ہو بسر باعزت

مضمحل امتِ عاصی کے ہیں ایمان، حضور ﷺ
نہ رہی ہم کو بد و نیک کی پہچان حضور ﷺ

نورِ ایمان سے کر دیجئے سینے روشن
کیجئے ہم پہ خدائی کے خزینے روشن

دولت و عزتِ دارین عطا ہو ہم کو
امن دنیا کو عطا، چین عطا ہو ہم کو

آپ اللہ کے پیارے ہیں دوعالم کے رسول ﷺ
استغاثہ یہ ہمارا ہو خدارا مقبول

ضیاؔء القادری بدایونی

کل شب کو تصور میں تھی اک بزمِ جمالی
تھی پیشِ نظر روضۂ پُرنور کی جالی
کی میں نے فغاں بن کے باُمیدِ سوالی
امت تری مشکل میں ہے اے دین کے والی
ہو جائے اِدھر چشمِ عنایت کا اشارا
فریاد ہے اب کیجئے امداد خدا را

صرصر بھی ہے، طوفاں بھی ہے، چھائی ہیں گھٹائیں
موجیں ہیں، تلاطم ہے، مکدّر ہیں فضائیں
امداد کو اپنی ہے کوئی دائیں نہ بائیں
کشتی بھی شکستہ ہے، مخالف ہیں ہوائیں
تا حدِّ نظر یاس ہے اور دور کنارا
فریاد ہے اب کیجئے امداد خدا را

دنیا سے ہوئی جاتی ہے مفقود صداقت
اب مکر و دغل، جھوٹ کی ہے عام شکایت
اپنوں میں محبت ہے، نہ غیروں میں رفاقت
الفت کی جگہ سینوں میں ہیں بغض و عداوت
پھر کس پہ بھروسا کریں، لیں کس کا سہارا
فریاد ہے اب کیجئے امداد خدا را

ہر سمت نظر آتی ہے افتاد ہی افتاد
وہ دورِ معیبت ہے کہ سب جس میں ہیں ناشاد
پابندِ حوادث ہیں، نہیں کوئی بھی آزاد
اس پر بھی تو آتا نہیں صد حیف خدا یاد
گردش میں ہے تقدیر ہی کا اپنا ستارہ
فریاد ہے اب کیجئے امداد خدا را

وہ ولولہ باقی نہیں ہم جس میں تھے مشہور
مردہ ہُوا دل، جوشِ حمیّت ہوا کافور
صد رشکِ سلیماں تھے کبھی، آج ہیں مجبور
مرنا ہمیں آسان تھا، ذلت تھی نہ منظور
رُسوا ہوں جہاں میں، یہ نہ تھا ہم کو گوارا
فریاد ہے اب کیجئے امداد خدا را

للہ کرم کی ہو نظر اے شہِ دیں ﷺ آج
کوئی بھی بجز آپ کے غمخوار نہیں آج
مضطر ہے پریشاں ہے بہت صدرؔ حزیں آج
ڈھونڈے سے اماں اف نہیں ملتی ہے کہیں آج
شاہاں چہ عجب گر بہ نوازند گدا را
فریاد ہے اب کیجئے امداد خدا را

صدرالدین احمد صدرؔ

بنی آدم میں عداوت کا سبب کیا ہے کہ جب
نفسِ واحد سے کیا ان کو خدا نے پیدا
خیر و شر کا وہی عالم وہی بحرانِ یقیں
ارتقا ایک فسوں، ایک سراب، ایک خلا
وہی اوہام پرستی، وہی عُذرِ مستی
وہی بیماریٔ شک ہے، وہی ہنگامۂ "لا"
بس کہ دشوار ہے پہچان کھرے کھوٹے کی
دم نہ لینے دے اسے کشمکشِ بیم و رجا
کیسے اصلاح ہو احوالِ جہاں کی جب تک
حل نہ ہو مسئلہ مختاری و مجبوری کا
کیسے تعمیر کریں عالمِ اسلام جدید
نت نیا فتنہ ہے شش طاقِ کہن میں برپا
کیا یہ ممکن ہے کہ اس گردشِ ایّام کے بعد
زندہ ہو از سرِ نو عہدِ قرونِ اولیٰ
عبدہٗ عبد سے کس وقت جُدا ہوتا ہے
کیا ہے فرق سخنِ عام و کلامِ طٰہٰ ﷺ
ان سوالوں میں گھری رہتی ہے امت تیری
کیسے بدلے ہوئے حالات سے ہو عہدہ برآ
مانگے خیراتِ نظر چشمِ زمانہ تجھ سے
سامنے قعرِ ہلاکت ہے پکڑ ہاتھ اس کا

عبدالعزیز خالدؔ

حضور ﷺ اذن اگر ہو تو عرضِ حال کریں
کریں کچھ اپنی پریشانیوں کا حال رقم

حضور ﷺ کس کو سنائیں حکایتِ غمِ دل
جہاں میں کوئی نہیں اپنا مُونس و ہمدم

سکوں کی دولتِ جاوید چھن گئی ہم سے
دل و نگاہ کی ہر کیفیت ہوئی مبہم

یہ کیا ستم کہ وساوس نے ہم کو گھیر لیا
یہ کیا غضب ہے کہ شمعِ یقیں ہوئی مدھم

ہے دل گداز عجب صورتِ زبُوں حالی
حضور ﷺ اُمّتِ مرحوم پر نگاہِ کرم

حضور ﷺ آج ہے مُسلم پہ کُفّار کی یلغار
ہو اس پہ بہرِ خدا اک نگاہِ لطف و کرم

ہر ایک آنکھ ہوئی وقفِ اشک افشانی
ہر ایک دل ہے گرفتارِ کرب و رنج و الم

حضور ﷺ آپ کی نسبت پہ ناز ہے ہم کو
حضور ﷺ آپ سے قائم ہے عاصیوں کا بھرم

حضور ﷺ نُصرتِ حق کے لئے دُعا کیجے
حضور ﷺ شوکتِ دیں کا بلند ہو پرچم

حافظ لدھیانوی (فیصل آباد)

انسان کا ایمان مکمل نہیں ہوتا
جب تک نہ محمد ﷺ کی رسالت کا ہو اقرار

اللہ کے الطاف و عنایت کے علاوہ
دنیا میں ہمیں آپ ﷺ کی رحمت بھی ہے درکار

ان کا درِ اقدس ہے ادب گاہِ محبّت
اے اہلِ نظر! دیکھنا، ہشیار، خبردار!

وہ آج بھی بکتی ہے مدینے کی گلی میں
اے اہلِ جہاں! کون ہے جنت کا خریدار

صرف آپ کی اک ذاتِ گرامی ہی کے باعث
قائم ہے زمانے میں یہ سب گرمیٔ بازار

یہ اب بھی شفا خانۂ طیبہ کا شرف ہے
ہوتے ہیں شفایاب سب اخلاق کے بیمار

اللہ کے محبوب ﷺ سے ہے جس کو محبّت
اس کو نہیں باطل سے کبھی کوئی سروکار

جو ختمِ نبُوت کے عقیدت کو نہ مانے
اسلام کے دعوے کا وہ ہرگز نہیں حقدار

اب جو بھی کرے اپنے نبی ہونے کا دعویٰ
لاریب کہ وہ شخص ہے کذّاب و ریاکار

اب کوئی نبی اور نہیں آئے گا ہرگز
اب اس پہ کوئی بحث ضروری ہے نہ کہ تکرار

اسلام کو اس وقت ہے جو مسئلہ درپیش
اللہ کو منظور ہو تو حل نہیں دشوار
اس دور میں اسلام کے جتنے بھی ہیں دشمن
ایک ایک سے بڑھ کر ہے دغاباز و ریاکار
پھر آج اتر آئے ہیں میداں میں وہ مل کر
اس سمت مگر قوم ہے غفلت میں گرانبار
کوتاہیٔ اعمال سے ہم لوگ ہیں غافل
اس صورتِ حالات سے ملت ہے نگوں سار
پھر آج ہمیں چاہئے احساس کی دولت
پھر آج ہے مطلوب ہمیں دیدۂ بیدار
ظاہر میں تو بچنے کی کوئی شکل نہیں ہے
درپیش ہے اسلام کی کشتی کو جو منجدھار
اس عہدِ غم انگیز میں ہر لب پہ دعا ہے
اللہ ہی ملت کے سفینے کو کرے پار
چھٹ جائیں بہت جلد یہ باطل کے اندھیرے
ہر سمت نمودار ہوں پھر صبح کے آثار

خالد بزمی (لاہور)

●●●

***

اپنی امت کی زبوں حالی پہ بھی ہو اک نظر
اے دُکھی انسانیت کے چارہ ساز و چارہ گر
پھینکتی تھی جو کمندیں رفعتِ افلاک پر
خوں فشاں چشمِ فلک ہے اس کی پستی دیکھ کر
آج کشکولِ گدائی لے کے پھرتی ہے وہ قوم
کل تھیں جس کے در پہ اقوامِ جہاں دریُوزہ گر
وہ کہ کل تک متّحد تھی، آہنی دیوار تھی
آج ہے بے وَقر، مثلِ خار و خس ہے منتشر
دیکھ سُوئے مسجدِ اقصیٰ امامُ الانبیا ﷺ
قبلۂ اول پہ قابض ہیں یہودی فتنہ گر
افتراقِ باہمی کا یہ نتیجہ ہے کہ آج
بے وطن اہلِ فلسطیں ڈھونڈتے پھرتے ہیں گھر
ارضِ لبُنان آتش و آہن کی بارش میں ہے غرق
خون میں ڈوبے ہوئے بیروت کے ہیں بام و در
اس کی بربادی پہ ہیں سب اہلِ باطل متحد
اس حقیقت پر نہیں لیکن مسلماں کی نظر
سوزِ ایماں سے ہُوا ہے دل مسلماں کا تہی
راکھ کا اک ڈھیر ہے باقی نہیں جس میں شرر

شعلۂ احساسِ غیرت اب کہیں باقی نہیں
صورتِ حالات ہے یاس آفرین و پُرخطر
الغرض حدِّ نظر تک حشر کے آثار ہیں
ملتِ بیضا اسیرِ حُزن ہے المختصر
سن تو لے رودادِ غم اے سبز گنبد کے مکیں ﷺ
لے کے آیا ہوں دلِ اندوہگیں و چشمِ تر
اے کہ ہے بعد از خدا ہم کو ترا ہی آسرا
جائیں تو جائیں کہاں اب تیرے در کو چھوڑ کر
ایک تیرے سایۂ دامانِ رحمت کے سوا
کوئی مامن ہے زمانے میں، نہ ہے راہِ مفر
لاکھ عصیاں کار ہیں پھر بھی تری امت تو ہیں
اپنی امت کی طرف آقا ﷺ عنایت کی نظر
اک نظر جو چارہ سازِ صورتِ حالات ہو
اس سے ہو ضوبار مستقبل کی تابندہ سحر

یزدانی جالندھری

یا رسولَ اللہ، یا شاہِ رسولاں ﷺ! الغیاث
یا حبیبَ اللہ یا محبوبِ رحماں ﷺ! الغیاث
بینواؤں پر کرم اے خسروِ بیکس نواز ﷺ
اے شہِ دنیا و دیں ﷺ مقبولِ یزداں! الغیاث
نرغۂ اغیار میں ہے آپ کی امت حضور ﷺ
اپنی امت، اپنی ملّت کے نگہباں! الغیاث
ہے غریبوں، بیکسوں پر تنگ دنیا آج کل
اے امیرِ بزمِ عالم، میرِ خوباں ﷺ! الغیاث
آپ جانِ جُزو و کل ہیں، آپ روحِ کائنات
جانِ جاں، جانِ جہاں، اے جانِ جاناں! الغیاث
کیجئے ظلمت کدوں کو مرحمت نور و ظہور
ماہِ تاباں! المدد، مہرِ درخشاں! الغیاث
چارہ سازِ بیکساں ہیں آپ ہی عیسیٰ نفس
دلفگاروں، غمزدوں کے دل کا ارماں! الغیاث
داعیٔ حق، ہادیٔ دینِ مبیں، طاہر، طہور!
رہنے والے سینۂ مومن میں پنہاں! الغیاث
کس لئے راہِ مدینہ بند اس بیکس پہ ہے
ہے ضیاؔ مدّاح با حالِ پریشاں! الغیاث

ضیاء القادری بدایونی

یا محمد مصطفیٰ، ختمُ الرُّسُل ﷺ
رہنمائے دوسرا، مختارِ کُل ﷺ
سنئے للہ قصّۂ مُسلم حضور ﷺ
صدمۂ دوراں سے ہیں ہم چُور چُور
ہم ہلاکِ بیکسی ہیں صبح و شام
اک سکوں کا سانس لینا ہے حرام
آہ کیسا یہ زمانہ آ گیا
ہم ہیں اپنے دین سے نا آشنا
ہم نے بدلا تھا نظامِ زندگی
تھا درخشاں ہم سے نامِ زندگی
ذرہ ذرہ اپنا تھا حلقہ بگوش
مسندِ شاہی پہ تھے جلوہ فروش
ہم مسیحائے دلِ مغموم تھے
دستگیرِ بیکس و مظلوم تھے
اب مسلمانوں کا لیکن ہے یہ حال
جہل و ناداری سے خود ہیں پائمال
اب ہو مُسلم پر نگاہِ التفات
پھر ملے زندانِ کُلفت سے نجات

جوہر چاندوڑی

ہم آج ہیں دیں سے دُور افسوس
یہ کیا المیہ ہو گیا ہے
کرتے نہیں ہم جو کہہ رہے ہیں
یہ اپنے زوال کی بِنا ہے
دل اور زبان میں ہے دُوری
گفتار و عمل میں فاصلہ ہے
حد یہ ہے کہ اہلِ دیں میں باہم
اک معرکہ صف بہ صف بپا ہے
ہر سمت ہے تفرقہ نوازی
ہر سو عمل انتشار کا ہے
صدیوں سے ہیں آئینے مکدّر
ہر دل میں جو اک غبار تھا، ہے
"آپس میں رحیم ہیں" کا مُژدہ
اطلاق کو اب ترس رہا ہے
لیکن لَا تَقْنَطُوْا کا پیغام
ڈھارس اپنی بندھا رہا ہے
امید کا جام کوثریں بھی
اس ساقیءِ خلد ﷺ کی عطا ہے

جعفر بلوچ (لاہور)

گھپ اندھیرے میں چاند بن کر فضاؤں کو جگمگانے والے
کوئی دکھتی کرن ادھر بھی، نظر نظر میں سمانے والے
وہ رحمتوں کا جمالِ سادہ تری جبیں سے برس رہا ہے
پلک پلک جس کو چومتے ہیں تجھے دلوں میں بسانے والے
تری محبت کی چاندنی میں ہماری منزل نکھر چکی ہے
اسی طرف بڑھتے جا رہے ہیں خیال سے لو لگانے والے
نظر نظر تلملا اٹھی ہے اداس راہوں کی الجھنوں سے
کوئی اشارہ، قدم قدم شمعِ رہ گزر بن کے آنے والے
یہ دور بھی تیرے بعد دیکھا، بشر نہیں مطمئن بشر سے
تڑپ رہے ہیں تڑپنے والے، ستا رہے ہیں ستانے والے
غلط سیاست کے معبدوں میں سنہرے معبود کون پوجے
بس ایک جلوہ ہر اک زمانے میں بت شکن بن کے آنے والے
بھنور بھنور ہے سکوتِ دریا، مٹا مٹا ہے نشانِ ساحل
ترے سوا اب کسے پکاریں؟ ترے لئے جی سے جانے والے

قتیل شفائی (لاہور)

شیرازہ ہُوا ملتِ مرحوم کا ابتر
اب تو ہی بتا، تیرا مسلمان کدھر جائے
ہر چند ہے بے راحلہ و قافلہ و زاد
اس کوہ و بیاباں سے حُدی خوان کدھر جائے
اس راز کو اب فاش کر اے روحِ محمد ﷺ
آیاتِ الٰہی کا نگہبان کدھر جائے

علامہ اقبالؒ

باغِ جہاں کا اور سے کچھ اور رنگ ہے
ہر موجہِ نسیم بہاری خدنگ ہے
دل باغباں کا غنچے کے مانند تنگ ہے
بلبل کو آشیاں نہیں، کامِ نہنگ ہے
وقتِ مدد ہے المدد اے شاہ ﷺ المدد
آفت میں ہے یہ بندۂ درگاہ، المدد

ابرِ سیہ سے سارا زمانہ سیاہ ہے
بجلی وہ کوندتی ہے کہ خیرہ نگاہ ہے
اس میں یہ دل، مسافرِ گم کردہ راہ ہے
آندھی میں پڑ کے صورتِ طائر تباہ ہے
وقتِ مدد ہے المدد اے شاہ ﷺ المدد
آفت میں ہے یہ بندۂ درگاہ المدد

امیر مینائی

اے کہ ترا جمال ہے زینتِ محفلِ حیات
دونوں جہاں کی رونقیں ہیں ترے حُسن کی زکوٰۃ

بارگہِ الست سے بخش دیئے گئے تجھے
سب ملکی تصرّفات سب فلکی تجلّیات

آنکھ کے اک اشارہ سے تو نے معاً بدل دیئے
ذہن کے سب تصوّرات قلب کے سب تأثرات

پست و بلند کے لئے عام ہیں تیری رحمتیں
عرش سے اور فرش سے تجھ پہ سلام اور صلوٰۃ

اے کہ رُواں رُواں ترا درد میں ہے بسا ہوا
کس کو ترے سوا سنائیں جا کے ہم اپنی مشکلات

سر پہ اندھیری رات ہے، گھر گئی ہے بھنور میں ناؤ
موجِ بلا ہے تاک میں، دور ہے ساحلِ نجات

تھام کے پایہ عرش کا کر بہ ادب یہ التجا
اے کہ ہے مبدءِ فیوض ایک فقط تری ہی ذات

بندے بھلے ہوں یا بُرے تو تو ہے اے خدا کریم
قطع ہو کیوں کریم کا سلسلۂ نوازشات

موردِ لطفِ خاص پر کس لئے آج یہ عتاب
ہم سے پھرا ہُوا ہے کیوں گوشۂ چشمِ التفات؟

ظفر علی خاں

اے نبیٔ محترم! اے سرورِ دنیا و دیں ﷺ
اے شفیعُ المذنبیں، اے رحمۃٌ للعالمیں ﷺ

اے کہ تیری ذاتِ اقدس چشمۂ عفو و عطا
اے وجودِ پاک، تو ہے منبعِ جود و سخا

دو جہاں کی عظمتیں ہیں تیرے قدموں پر نثار
نوعِ انساں کو نہیں ترے سوا حاصل قرار

دہر نے پائی حیاتِ نو ترے اکرام سے
روح کو تسکین ہو جاتی ہے تیرے نام سے

تیرے ذکرِ خیر سے آباد ہیں ارض و سما
تو نہ ہو راضی تو پھر راضی نہیں ہوتا خدا

آ کہ پھر ہم پر جہاں میں کفر کی یلغار ہے
آ کہ پھر تیرے کرم کی اک نظر درکار ہے

دیکھ ہر خطّے میں بسنے والے اب تیرے غلام
برسرِ پیکار ہیں باطل سے، اے خیرالانام ﷺ

دیکھ پھر دشمن ہمارے صورتِ طوفاں اٹھے
ظاہری جتنے بھی ہیں، یہ لے کے اب ساماں اٹھے

اب تو ہے تکیہ ہمیں تائیدِ غیبی پر حضور ﷺ
ساتھ ہیں گر آپ تو پھر ساتھ ہے ربِّ غفور

ظہیر نیاز بیگی (شرقپور)

سلامٌ علیکم شہِ انبیا ﷺ
امامِ دو عالم، حبیبِ خدا ﷺ

خوشا دیدۂ مرحمت آفریں
زہے جلوۂ صورتِ پُرضیا

مجسّم تجلّیٔ پروردگار
مکمل، مقدّس ز سر تا بپا

ہمہ خیر و برکت جمالِ نظر
بہشتِ بریں کا حسیں آئنہ

ہے درکار پھر آج کے دَور میں
عنایت، توجُّہ، کرم آپ کا

زبوں حال امت ہے فخرِ امم ﷺ
پھر آفات و آلام میں مبتلا

ضرورت ہے پھر فیضِ سرکار ﷺ کی
ہے محتاجِ امداد یہ ماجرا

عدو ذرہ ذرہ ہے سلطانِ دیں ﷺ
مخالف ہے دنیا کی آب و ہوا

عروجِ کہن پھر عطا کیجئے
ہمارے لئے پھر دعا کیجئے

ضیاء القادری بدایونی

* * *

اے مقصدِ کارگاہِ عالم
اے شوکتِ بارگاہِ عالم

اے چشم و چراغِ بزمِ کونین
اے رمز شناسِ قابَ قوسین

اے کعبۂ ذوقِ حق پرستی
اے قبلۂ اہلِ جذب و مستی

اے رشتۂ جانِ دردمنداں
اے گوہرِ سلکِ دین و ایماں

اے دیدہ فروزِ شب نشیناں
اے نورِ نگاہِ پاک بیناں

اے چارۂ دردِ بے حضوراں
اے راحتِ جانِ ناصبوراں

ہر چند گناہ گار ہیں ہم
عاصی ہیں، سیاہ کار ہیں ہم

طوفان میں گھرے ہوئے ہیں لیکن
تو چاہے اگر تو ہے یہ ممکن

نکلے گرداب سے سفینہ
بس ایک نظر، شہِ مدینہ ﷺ

عظیم مرتضیٰ

اے خدا کے نور اے پیارے رسول ﷺ
التجا ہم عاصیوں کی ہو قبول

ہو نگاہِ بارشِ لطف و کرم
باغِ دل کو ہوں عطا ایماں کے پھول

ہر قدم ابلیس کے شر سے بچیں!
رنج و غم سے دل نہ ہوں ہرگز ملول

بے سہاروں کو سہارا دیجئے
رحمتوں کا ہو مرے آقا ﷺ نزول

گلشنِ اسلام پر آئے بہار
ہو نگاہِ لطفِ رحمت یا رسول ﷺ

جذبۂ ایمان پائے تازگی
طاعتِ حق کے کھلیں سینوں میں پھول

از پئے حسنینؓ و زہراؓ اور علیؓ
یہ دعا خورشیدؔ کی کیجے قبول

خورشید ایلچپوری (کراچی)

امت کے راستے کی دشواریاں ہٹا دے
بگڑی بنانے والے، سب بگڑیاں بنا دے

حالت بگڑ چکی ہے، سر پر اجل کھڑی ہے
اے چارہ سازِ عالم، بیمار کو دوا دے

غم کو سرور کر دے، رحمت جو تیری چاہے
روتے ہوؤں کو مولیٰ ﷺ تیرا کرم ہنسا دے

اسلام دشمنی میں، اس گردشِ فلک کی
بے ہودہ نیتیں ہیں، ناپاک ہیں ارادے

یہ سئیات ساری سب خامیاں ہماری
یا غرق آب کر دے یا خاک میں ملا دے

جاگ اٹھے جس سے مسلم، مولیٰ ﷺ مری زباں کو
وہ ہمتِ فغاں دے، وہ جراتِ نوا دے

ملت کے غم کی دل میں جو آگ جل رہی ہے
اس آتشِ نہاں کو تائید کی ہوا دے

امت کے نام لیوا فرقوں میں بٹ گئے ہیں
سب تفرقے مٹا کر باہم انہیں ملا دے

ملت کا درد جن کے سینوں سے مٹ چکا ہو
عشرتؔ یہ نظم اپنی جا کر انہیں سنا دے

سیدہ عشرتؔ جمال ہاشمی داناپوری

▲▲▲
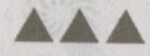
رحمتِ عالم ﷺ اِدھر بھی ایک رحمت کی نظر
ٹھنڈے ہو جائیں مرے دل میں جو ہیں غم کے شرر!

بے قراری ہے نہایت، قلب ہے زیر و زبر
ٹوٹی جاتی ہے غموں سے میری ہمت کی کمر!

سایۂ رحمت میں مجھ کو دیں قرار عالم پناہ ﷺ
آپ سے فریاد ہے اے غمزدوں کے چارہ گر ﷺ!

پیارے آقا ﷺ! اشکِ حسرت کون پونچھے گا مرے
آپ ﷺ کے بابِ کرم کو چھوڑ کر جاؤں کدھر؟

خوب جی بھر بھر کے اپنوں نے ستایا ہے مجھے
میری دل آزاریوں میں کچھ نہیں چھوڑی کسر!

تیر جو کھائے ہیں دل پر، ہو عدم ان کی کسک
اور میرے نالۂ شب میں ہو اے مولی ﷺ، اثر!

اس طرف بھی آپ ﷺ کا ابرِ کرم جائے برس
ہو مری بھی آرزوؤں کا شجر اب پرثمر

بے چین رجپوری (بدایونی)

●●●

حضور ﷺ! میرے حضور ﷺ

فصیلِ جسم کے معمار ہیں وہ عقل پرست
علوم جن کے ہیں زندانی سنین و شہور
عجیب شے ہیں یہ تہذیب بے خدا کے خدا
ہیں ان کے خوانوں پہ خنزیر اور خموں میں خمور
اصول ان کی معیشت کا صاف اکل حرام
طریق ان کی سیاست کا مکر و کینہ و زور
تمدن ان کا ہے کبر و نمائش و تبذیر
ظروف سیم و لباس خز و حریر و سمور
عمل کی لوح پہ کردار کے نقوش کریہ
لکھے ہیں صفحہ کاغذ پہ خوش نما دستور
عبادت ان کی ہجومِ بتاں میں رقصِ طرب
ہے ذکر میر مغنی کا سفلیہ مزمور
عجیب بات کہ غربت بھی فرطِ دولت بھی
عجیب بات کہ قلت ہے باوجود وفور
وہ آدمی کہ ہیں طاقت کے دیو جن کے غلام
عجیب بات کہ وہ آج خود ہے چکنا چور
حضور پاک ﷺ یہ جینا ہے یا عذاب کوئی
مسرتیں ہیں بہت اور نہیں کوئی مسرور

نعیم صدیقی (لاہور)

✻ ✻ ✻

وہ سردارِ کونین، خیرالبشر ﷺ ہیں
ازل جن کی تابع، ابد جن کا خادم
طُلوعِ سحر کی جبیں پر درخشاں ہُوا ان کا نام
شفق ان کے چہرے کا پرتو
دھنک کے ہر اک رنگ میں ہے اُنہی کا تبسم
... وہ کشمیر ہو یا کہ بیتُ المقدس
ہو قبرص کہ افغان ہو یا ایتھوپیا ہو
انہی کی جلائی ہوئی مشعلوں کی ضیا پاشیوں سے
ہے مظلوم چہروں پہ عزم و صداقت کی سرخی
... ہر اک دور میں ان کی عظمت نمایاں
ہر اک دور کے پاسباں بھی وہی ہیں
ہر اک دور کے درد کے ہیں وہ درماں
کرم کی نظر میرے آقا ﷺ
کہ پھر آج ناؤ ہماری
بھنور میں گھری ہے

آثمؔ میرزا

رسولِ اکرم ﷺ
خدا سے کہئے
بزرگ و برتر خدا سے کہئے
کہ ہم جو اس کی فضیلتوں کو، بشارتوں کو بھلا چکے ہیں
محبتوں کو، عنائتوں کو، نوازشوں کو لٹا چکے ہیں
ہمیں پھر اپنی فضیلتیں دے، بشارتیں دے
محبتیں دے، عنائتیں دے، نوازشیں دے
نہیں تو ہم غفلتوں کے جس تیرہ غار میں محو خواب ہیں
بے ضمیری و بے حسی کی جس بے پناہ گہرائی میں پڑے ہیں
ابد کے دن بھی وہیں سے ہم کو اٹھائے گا وہ!!
رسولِ اکرم ﷺ
ہمیں یقیں ہے
ہمارا ایمان ہے کہ اللہ آپ کی بات مانتا ہے
تمام دنیاؤں، سب جہانوں میں آپ سے بڑھ کے کوئی پیارا نہیں خدا کا
کوئی دلارا نہیں خدا کا
خدارا اپنے بزرگ و برتر خدا سے کہئے
کہ ہم کو اپنی عنایت خاص سے نوازے
کرم کرے ہم پہ
اور ہمیں پھر سے آپ کے دیں پہ
آپ کے نقشِ پا پہ چلنے کی استطاعت دے
استقامت دے حوصلہ دے

ظہور نظرؔ

دلوں کے تاجدار سن جہاں کے غمگسار سن
وفا کے شہر یار سن حبیبِ کردگار سن
دلوں کے تاجدار سن، جہاں کے غم گسار سن

ترا جمال خوش اثر ہے جان و دل کا پردہ در
تری نظر میں منتشر ہے گردش شب و سحر
دلوں کے تاجدار سن، جہاں کے غمگسار سن

اسیرِ رنج و یاس ہیں نڈھال ہیں اداس ہیں
کبھی کے گم حواس ہیں ہے شکر تیرے پاس ہیں
دلوں کے تاجدار سن، جہاں کے غمگسار سن

زمانے بھر میں خوار ہیں اسیر گیر و دار ہیں
زمیں کے سر پہ بار ہیں ہمارے دل فگار ہیں
دلوں کے تاجدار سن، جہاں کے غمگسار سن

حیات تو مجاز ہے اجل بہانہ ساز ہے
شبِ الم دراز ہے بس ایک تجھ پہ ناز ہے
دلوں کے تاجدار سن، جہاں کے غمگسار سن

نگاہ سے گرے ہیں ہم بلاؤں میں گھرے ہیں ہم
کہاں کہاں پھرے ہیں ہم مگر ابھی ترے ہیں ہم
دلوں کے تاجدار سن، جہاں کے غمگسار سن

زاہدہ بیگم بنگلوری

ماہنامہ "نعت" لاہور

۱۹۸۸ کے خاص نمبر

- جنوری — حمد باری تعالیٰ
- فروری — نعت کیا ہے
- مارچ — مدینۃ الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (حصہ اول)
- اپریل — اردو کے صاحبِ کتاب نعت گو (حصہ اول)
- مئی — مدینۃ الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (حصہ دوم)
- جون — اردو کے صاحبِ کتاب نعت گو (حصہ دوم)
- جولائی — نعتِ قدسی
- اگست — غیر مسلموں کی نعت (حصہ اول)
- ستمبر — رسول صلی اللہ علیہ وسلم نمبروں کا تعارف (حصہ اول)
- اکتوبر — میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (حصہ اول)
- نومبر — میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (حصہ دوم)
- دسمبر — میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (حصہ سوم)

۱۹۸۹ کے خاص نمبر

- ❑ جنوری — لاکھوں سلام (حصہ اول)
- ❑ فروری — رسول صلی اللہ علیہ وسلم نمبروں کا تعارف (حصہ دوم)
- ❑ مارچ — معراج النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (حصہ اول)
- ❑ اپریل — معراج النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (حصہ دوم)
- ❑ مئی — لاکھوں سلام (حصہ دوم)
- ❑ جون — غیر مسلموں کی نعت (حصہ دوم)
- ❑ جولائی — کلامِ ضیاء (علامہ ضیاء القادری) حصہ اول
- ❑ اگست — کلامِ ضیاء (حصہ دوم)
- ❑ ستمبر — اردو کے صاحبِ کتاب نعت گو (حصہ سوم)
- ❑ اکتوبر — درود و سلام (حصہ اول)
- ❑ نومبر — درود و سلام (حصہ دوم)
- ❑ دسمبر — درود و سلام (حصہ سوم)

۱۹۹۰ کے خاص نمبر

- ❑ جنوری — حسن رضا بریلوی کی نعت
- ❑ فروری — رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نمبروں کا تعارف (حصہ سوم)
- ❑ مارچ — درود و سلام (حصہ چہارم)
- ❑ اپریل — درود و سلام (حصہ پنجم)
- ❑ مئی — درود و سلام (حصہ ششم)
- ❑ جون — غیر مسلموں کی نعت (حصہ سوم)
- ❑ جولائی — اردو کے صاحبِ کتاب نعت گو (حصہ چہارم)
- ❑ اگست — وارثیوں کی نعت
- ❑ ستمبر — آزاد بیکانیری کی نعت (حصہ اول)
- ❑ اکتوبر — میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (حصہ چہارم)
- ❑ نومبر — درود و سلام (حصہ ہفتم)
- ❑ دسمبر — درود و سلام (حصہ ہشتم)

ماہنامہ "نعت" لاہور

۱۹۹۱ کے خاص نمبر

- ☐ جنوری — شہیدانِ ناموسِ رسالت (حصہ اول)
- ☐ فروری — شہیدانِ ناموسِ رسالت (حصہ دوم)
- ☐ مارچ — شہیدانِ ناموسِ رسالت (حصہ سوم)
- ☐ اپریل — شہیدانِ ناموسِ رسالت (حصہ چہارم)
- ☐ مئی — شہیدانِ ناموسِ رسالت (حصہ پنجم)
- ☐ جون — غریب سہارنپوری کی نعت
- ☐ جولائی — نعتیہ مسدس
- ☐ اگست — فیضانِ رضا
- ☐ ستمبر — عربی ادب میں ذکرِ میلاد
- ☐ اکتوبر — سراپائے سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم)
- ☐ نومبر — اقبالؒ کی نعت
- ☐ دسمبر — حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا بچپن

ماہنامہ "نعت" لاہور

۱۹۹۲ کے خاص نمبر

- ☐ جنوری — نعتیہ رباعیات
- ☐ فروری — آزاد بیکانیری کی نعت (حصہ دوم)
- ☐ مارچ — نعت کے سائے میں
- ☐ اپریل — حیاتِ طیبہ میں پیر کے دن کی اہمیت (حصہ اول)
- ☐ مئی — حیاتِ طیبہ میں پیر کے دن کی اہمیت (حصہ دوم)
- ☐ جون — حیاتِ طیبہ میں پیر کے دن کی اہمیت (حصہ سوم)
- ☐ جولائی — غیر مسلموں کی نعت (حصہ چہارم) لالہ چھمی نرائن سخا کی نعت گوئی
- ☐ اگست — آزاد نعتیہ نظم
- ☐ ستمبر — سیرتِ منظوم
- ☐ اکتوبر — سراپائے سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (حصہ دوم)
- ☐ نومبر — سفرِ سعادت، منزلِ محبت (حصہ اول)
- ☐ دسمبر — سفرِ سعادت، منزلِ محبت (حصہ دوم)

۱۹۹۳ کے خاص نمبر

- ☐ جنوری — ۹۲ (قطعات)
- ☐ فروری — عربی نعت اور علامہ نبہانی
- ☐ مارچ — ستار وارثی کی نعت گوئی
- ☐ اپریل — حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور بچے
- ☐ مئی — حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سیاہ فام رفقا
- ☐ جون — زائرِ مدینہ بہزاد لکھنؤی کی نعت
- ☐ جولائی — تسخیرِ عالمین اور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم (حصہ اول)
- ☐ اگست — تسخیرِ عالمین اور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم (حصہ دوم)
- ☐ ستمبر — رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نمبروں کا تعارف (حصہ چہارم)
- ☐ اکتوبر — نعت ہی نعت
- ☐ نومبر — یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم)
- ☐ دسمبر — حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی رشتہ دار خواتین

۱۹۹۴ کے خاص نمبر

- ☐ جنوری — محمد حسین فقیر کی نعت
- ☐ فروری — تضمینیں
- ☐ مارچ — نعت ہی نعت (حصہ دوم)
- ☐ اپریل — حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معاشی زندگی
- ☐ مئی — اختر الحامدی کی نعت
- ☐ جون — مدینۃ الرسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم (حصہ سوم)
- ☐ جولائی — شیوا بریلوی اور جمیل نظرؔ کی نعت
- ☐ اگست — دیارِ نور
- ☐ ستمبر — بے چین رجپوری کی نعت
- ☐ اکتوبر — نعت ہی نعت (حصہ سوم)
- ☐ نومبر — نور علی نور
- ☐ دسمبر — معراج النبی ﷺ (حصہ سوم)

۱۹۹۵ء

جنوری — حضور ﷺ کی عادات کریمہ

فروری — استغاثے

مارچ — نعت ہی نعت

ایڈیٹر "نعت" کی کتاب

پاکستان میں نعت

اپنے موضوع پر پہلی تحقیقی کاوش ہے

فہرستِ مندرجات یہ ہے:

نعت کیا ہے؟ برِّ صغیر میں نعت گوئی کا فروغ۔ قیامِ پاکستان کے بعد نعت۔ پاکستان میں مطبوعہ مجموعہ ہائے نعت۔ جن کے مجموعے ابھی طبع نہیں ہوئے۔ انتخابِ نعت۔ جرائد کے نعت نمبر۔ نعت سے متعلق جرائد۔ رسائل و جرائد کے رسول (صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم) نمبر۔ نعت کے موضوع پر کیا گیا کام۔ نعتیہ مشاعرے۔ نعت خوانی۔ نعت ایوارڈ۔ پاکستان میں فروغِ نعت کے اسباب۔ نعت کے موضوعات۔ ہیئتی تنوّع۔ نعت کے آداب۔ نعت پر تنقید کی ضرورت۔ علاقائی نعت۔

اس کتاب کی ترتیب و تدوین کے لئے ۸۳۸ کتابوں، اور رسائل و جرائد کے ۲۲۱ خاص نمبروں سے استفادہ کیا گیا ہے۔

صفحات ۲۲۴۔ قیمت ۱۲۰ روپے

☆———۱۹۹۱ کی صدارتی ایوارڈ یافتہ کتاب———☆

قوسِ قزح

(اسلامی موضوعات پر دھنک رنگ مضامین)

شہناز کوثر ——— کی اس تصنیف میں

- حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی حیاتِ پاک میں ربیع الاول کے مہینے میں ہونے والے ۳۹ واقعات کا تفصیلی ذکر ہے۔
- حمد میں نعت کی اور نعت میں اظہارِ عجز کی صورتوں پر مضامین ہیں۔
- احادیثِ مقدسہ کے حوالے سے مدینۂ طیبہ کی اہمیت پر بحث ہے۔
- درودِ پاک کی اہمیت و فضیلت پر کئی مضامین میں دلآویز انداز میں نئے زاویوں سے روشنی ڈالی گئی ہے۔
- انسان کے اشرف المخلوقات ہونے کی وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ اس کے سانس کی نالی اور پھیپھڑے پر کلمۂ طیبہ لکھا ہوا ہے۔
- اسلامی تعلیمات میں عدد کی اہمیت پر بصیرت افروز معلومات دی گئی ہیں۔
- حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی شانِ اقدس میں گستاخی کرنے والوں کو فنافی النار کر کے تختۂ دار کو چومنے والے غازیوں کی مشترکہ خصوصیات کا تفصیلی تجزیہ ہے۔

کتابت و طباعت خوبصورت، سادہ و پرکار سرورق

۱۹۲ صفحات، قیمت پچاس روپے

ناشر

اختر کتاب گھر

اظہر منزل۔ نیو شالامار کالونی۔ ملتان روڈ۔ لاہور (کوڈ ۵۴۵۰۰)

فون ۷۴۶۳۶۸۴

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۲۹۱

ماہنامہ نعت لاہور

دعا بارگاہِ کبریا جلّ وعلا میں

میری یہ تجھ سے عرض ہے اے ربِّ کردگار!
توفیق دے مجھے کہ میں تا عرصۂ شمار
مدح و ثنائے مولا کیے رکھوں اختیار
میرا یہی طریق ہو میرا یہی شعار

محشر میں جب فرشتے عمل تولنے لگیں
نعتیں مرے حساب میں خود بولنے لگیں

راجا رشید محمود